بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

شمارہ 20

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

1 رمضان 1439 ہجری قمری • 17 ہجرت 1397 ہجری شمسی • 17 مئی 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖۛ وَاَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ

(سورۃ البقرہ:196)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 مئی 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو

جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہوجاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ارشاداتِ عالیہ

دوسرا نشان۔ طاعون کا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وَاِنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا نَحۡنُ مُہۡلِکُوۡہَا قَبۡلَ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡہَا (بنی اسرائیل:59) سو خدا نے ملک میں ریل بھی جاری کردی اور طاعون بھی بھیج دی تا زمین بھی گواہ ہو اور آسمان بھی۔ سو خدا سے مت لڑو خدا سے لڑنا بیوقوفی ہے۔ اِس سے پہلے خدا نے جب آدم کو خلیفہ بنانا چاہا تو فرشتوں نے روکا۔ مگر کیا خدا ان کے قول سے رُک گیا۔ اب خدا نے دوسرا آدم پیدا کرنے کے وقت فرمایا۔ اَرَدۡتُ اَنۡ اَسۡتَخۡلِفَ فَخَلَقۡتُ اٰدَمَ یعنی میں نے ارادہ کیا جو خلیفہ بناؤں پس میں نے اس آدم کو پیدا کیا اب بتلاؤ کہ کیا تم خدا کے ارادہ کو روک سکتے ہو۔ پس کیوں تم ظنی باتوں کا خس وخاشاک پیش کرتے ہو اور یقین کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ امتحان میں نہ پڑو یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے ارادہ کو روکنے والا کوئی نہیں اس قسم کی لڑائیاں تقویٰ کا طریق نہیں البتہ اگر شک ہے تو یہ طریق ہوسکتا ہے کہ جیسا کہ میں نے خدا سے الہام پاکر ایک گروہ انسانوں کے لئے جو میرے قول پر چلنے والے ہیں عذاب طاعون سے بچنے کے لئے خوشخبری پائی ہے اور اس کو شائع کردیا ہے ایسا ہی اگر اپنی قوم کی بھلائی آپ لوگوں کے دل میں ہے تو آپ لوگ بھی اپنے ہم مذہبوں کے لئے خدا تعالیٰ سے نجات کی بشارت حاصل کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے اور اس بشارت کو میری طرح بذریعہ چھپے ہوئے اشتہاروں کے شائع کریں تا لوگ سمجھ لیں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے بلکہ یہ موقعہ عیسائیوں کے لئے بھی بہت ہی خوب ہے وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ نجات مسیح سے ہے۔ پس اب ان کا بھی فرض ہے کہ ان مصیبت کے دنوں میں عیسائیوں کو طاعون سے نجات دلاویں اِن تمام فرقوں سے جس کی زیادہ سُنی گئی وہی مقبول ہے۔ اب خدا نے ہر ایک کو موقعہ دیا ہے کہ خواہ مخواہ زمین پر مباحثات نہ کریں اپنی قبولیت بڑھ کر دکھلاویں تا طاعون سے بھی بچیں اور ان کی سچائی بھی کھل جائے بالخصوص پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت میں مسیح ابن مریم کو ہی منجی قرار دے چکے ہیں وہ اگر دل سے ابن مریم کو دنیا وآخرت کا مالک سمجھتے ہیں تو اب عیسائیوں کا حق ہے کہ اِن کے کفّارہ سے نمونہ نجات دیکھ لیں اس طرح پر گورنمنٹ عالیہ کو بھی بہت آسانی ہوسکتی ہے کہ برٹش انڈیا کے مختلف فرقے جو اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر بھروسہ رکھتے ہیں اپنے گروہ کے چھڑانے کے لئے اور طاعون سے نجات دلانے کے لئے یہ انتظام کریں کہ اپنے اس خدا سے جس پر وہ ایمان رکھتے ہیں یا اپنے کسی اور معبود سے جس کو انہوں نے بجائے خدا سمجھ لیا ہے ان مصیبت زدوں کی شفاعت کریں اور اس سے کوئی پختہ وعدہ لے کر اشتہارات کے ذریعہ سے شائع کردیں جیسا کہ ہم نے یہ اشتہار شائع کردیا ہے۔ اس میں تو سراسر مخلوق کی بھلائی اور اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت ہے اور نیز گورنمنٹ کی مدد ہے۔ گورنمنٹ بجز اس کے کیا چاہتی ہے کہ اس کی رعایا طاعون کی بلا سے بچ جائے گو کسی طرح بچ جائے۔ بالآخر یاد رہے کہ ہم اِس اشتہار میں اپنی جماعت کو جو مختلف حصوں پنجاب اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے ٹیکا لگوانے سے منع نہیں کرتے جن لوگوں کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم ہو ان کو ضرور ٹیکا کرانا چاہئے اور گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی چاہئے اور جن کو اپنی رضامندی پر چھوڑا گیا ہے اگر وہ اس تعلیم پر پورے قائم نہیں ہیں جو ان کو دی گئی ہے تو ان کو بھی ٹیکا کرانا مناسب ہے تا وہ ٹھوکر نہ کھاویں اور تا وہ اپنی خراب حالت کی وجہ سے خدا کے وعدہ کی نسبت لوگوں کو دھوکا نہ دیں اور اگر یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو میں بطور مختصر چند سطریں نیچے لکھ دیتا ہوں۔

تعلیم

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہوجاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود وباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وہ دکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اُسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اُس کے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق ووفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 9 تا 11)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی دعوے سے پہلے کی پاکیزہ زندگی آپؑ کی صداقت کی روشن دلیل !! ⑧

گزشتہ شماروں میں ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے ختم نبوت اور انگریزوں کا خودکاشتہ پودا ہونے کے الزامات کا جواب دے چکے ہیں۔ اب ہم انکے مزید کچھ اعتراضات کا جواب دیتے ہیں۔ مولانا صاحب لکھتے ہیں:

”کسی شخصیت کو پرکھنے کیلئے سب سے اہم چیز اس کی ذاتی زندگی ہوتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نبی بنائے گئے تو آپؐ نے اپنے آپ کو قوم پر پیش کیا کہ مَیں نے تمہارے درمیان بچپن اور جوانی گزاری ہے اور عمر کے چالیس سال بتائے ہیں تم نے مجھے سچا پایا یا جھوٹا؟ اور امانت دار پایا یا خیانت کرنے والا۔ ہر شخص کی زبان پر ایک ہی بات تھی کہ آپ سراپا صدق و امانت ہیں۔ کوئی انگلی نہ تھی جو آپؐ کے کردار پر اُٹھ سکے اور کوئی زبان نہ تھی جو آپؐ کی بلند اخلاقی کے خلاف کھل سکے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی دعوت کے سچ اور جھوٹ کو جاننے کا سب سے آسان طریقہ یہی ہے کہ ان کی زبان و بیان، اخلاق و کردار، لوگوں کے ساتھ سلوک و رویہ اور صدق و دیانت کا جائزہ لیا جائے کہ کیا ان کی زندگی انسانیت کے سب سے مقدس گروہ انبیاء کرام کی زندگی سے میل کھاتی ہے یا اسکے برعکس ہے؟“

مولانا صاحب نے بالکل بجا فرمایا کہ نبی کی صداقت کو پرکھنے کیلئے اس کے دعویٰ سے پہلے کی زندگی کو دیکھنا چاہئے۔ اگر دعویٰ سے پہلے کی زندگی نہایت پاک صاف اور بے داغ تھی تو یقیناً وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہوگا۔ جو شخص چالیس سال تک نیک، متقی، پرہیزگار، راستباز تھا وہ اچانک راتوں رات دعویٰ کے بعد جھوٹا نہیں ہوسکتا جیسا کہ مولانا صاحب نے سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش فرمائی۔ اس لحاظ سے مولانا صاحب کو چاہئے تھا کہ مندرجہ بالا دلیل، اور معیارِ صداقت پیش کرنے کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل کی زندگی پر اعتراض کرتے، لیکن مولانا صاحب نے مندرجہ بالا دلیل پیش کرنے کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رؤیا و کشوف پر اعتراض شروع کردیا۔ ہم حیران ہیں کہ مولانا صاحب نے یہ کیا کیا؟ چاہئے تھا کہ دعویٰ سے قبل کی زندگی کے نقائص نکال کر سامنے رکھتے لیکن مولانا نے یہ کیسی اُلٹی چال چلی دعویٰ کچھ اور دلیل کچھ۔ ہم رؤیا و کشوف پر اعتراضات کا جواب انشاء اللہ آئندہ دیں گے۔ اس وقت ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل کی نہایت پاکیزہ زندگی کے بارے میں اختصار کے ساتھ عرض کریں گے۔ اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے غیروں کی دو شہادتیں اس جگہ نقل کی جاتی ہیں۔

شمس العلماء جناب مولانا سید میر حسن صاحب مرحوم جو ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے استاد تھے فرماتے ہیں:

”حضرت مرزا صاحب 1864ء میں بتقریبِ ملازمت شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے اور قیام فرمایا۔ چونکہ آپ عزلت پسند اور پارسا اور فضول و لغو سے مجتنب اور محترز تھے، اس لئے عام لوگوں کی ملاقات جو اکثر تضیع اوقات کا باعث ہوتی ہے، آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔“

”حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پُر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر، کھڑے ہوکر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔“

مشہور مسلم لیڈر مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار کے والد ماجد **منشی سراج الدین صاحب مرحوم کی شہادت** ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب 1860ء یا 1861ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرّر تھے...... ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبارِ ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔“

(حیاتِ طیبہ، مصنفہ شیخ عبدالقادر، سابق سوداگرمل، ایڈیشن 2001، قادیان، صفحہ 22، نیز دیکھیں صفحہ 25 اور 26)

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملازمت کے بالکل خواہشمند نہ تھے محض والد بزرگوار کے زور دینے پر اُن کی فرمانبرداری میں سیالکوٹ میں چند ماہ ملازمت اختیار فرمائی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلانِ عام فرمایا کہ تم کسی بھی قسم کی بداخلاقی کا داغ میرے دامن پر کبھی نہیں لگا سکتے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”اب دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پر پورا کردیا ہے کہ میرے دعویٰ پر ہزارہا دلائل قائم کرکے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے کہ تا تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب، افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اُس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کرسکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔“ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 64)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”قریباً 1884ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا۔ چنانچہ اس وقت تک جو میری عمر قریباً پینسٹھ سال ہے کوئی شخص دور یا نزدیک رہنے والا ہماری گزشتہ سوانح پر کسی قسم کا کوئی داغ ثابت نہیں کرسکتا بلکہ گذشتہ زندگی کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود مخالفین سے بھی دلوائی ہے۔“ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 ص 590)

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل کی پاکیزہ زندگی کے متعلق فرماتے ہیں:

”آپکو ابتدائی عمر سے اسلام کی خدمت کا شوق تھا اور آپ مسیحی، ہندو اور سکھ مذاہب کے خلاف تقریراً اور تحریراً مباحثات جاری رکھتے تھے جسکی وجہ سے ان مذاہب کے پیرووٴں کو طبعاً آپ سے پُرخاش تھی۔ مگر باوجود اسکے کہ سب اہل مذاہب سے آپکے تعلقات تھے اور سب سے مذہبی دلچسپی کی وجہ سے مخالفت تھی ہر شخص خواہ ہندو ہو خواہ سکھ خواہ مسیحی خواہ مسلمان، اس بات کا مقر ہے کہ آپکی زندگی دعوے سے پہلے نہایت بے عیب اور پاک تھی اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق فاضلہ آپ کو حاصل تھے۔ سچائی کو آپ کبھی نہ چھوڑتے تھے اور لوگوں کا اعتبار اور یقین آپ پر اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ آپ کے خاندان کے دشمن بعض دفعہ اُن حقوق کے تصفیے کیلئے جنکے متعلق اُنکو آپ کے خاندان سے اختلافات ہوتا اِس امر پر زور دیتے تھے کہ آپ کو منصف مقرر کردیا جائے۔ جو فیصلہ آپ دیں وہ ان کو منظور ہوگا، غرض آپکے حالات سے واقف لوگ ہر امر میں آپ پر اعتبار کرتے تھے اور آپکو راستی اور صداقت کا ایک مجسمہ یقین کرتے تھے مسیحی، ہندو، سکھ گو مذہبی اختلاف آپؑ سے رکھتے تھے مگر اس امر کا اقرار کرتے تھے کہ آپ کی زندگی مقدس زندگی ہے۔

لوگوں کی جو رائے آپ کی نسبت تھی اس کا ایک نمونہ میں ایک شخص کے قلم سے نکلا ہوا پیش کرتا ہوں جو بعد کو آپ کا سخت مخالف ہوگیا اور آپ کے دعوے پر اس نے سب سے پہلے آپ کی تکفیر کا فتویٰ دیا۔ یہ صاحب کوئی معمولی شخص نہیں بلکہ اہل حدیث کے لیڈر اور سردار مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہیں جنہوں نے آپ کی ایک کتاب براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں آپ کی نسبت یوں گواہی دی ہے۔

”مؤلف براہین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑھتے تھے) ہمارے ہم مکتب، اس زمانے سے آجتک ہم میں اُن میں خط و کتابت و ملاقات و مراسلت برابر جاری ہے اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ ہم ان کے حالات سے بہت واقف ہیں، مبالغہ قرار نہ دیئے جانے کے لائق ہے۔“ (اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۷)

یہ بیان تو ان کا اس امر کے متعلق ہے کہ ان کی شہادت یونہی نہیں بلکہ لمبے تجربہ اور صحبت کا نتیجہ ہے اور ان کی شہادت یہ ہے:

”ہماری رائے میں یہ کتاب (حضرت صاحب کی کتاب ”براہین احمدیہ“ ۔مؤلف) اس زمانے میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لَعَلَّ اللّٰہُ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔ ہمارے اِن الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ کیا گیا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑہ اٹھا لیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کیساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرے اور اس تجربہ اور مشاہدہ کا غیر اقوام کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔“ (اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۷)

یہ رائے آپ کے چال چلن اور خدمت اسلام کی نسبت اس شخص کی ہے جس نے آپ کے دعوئے مسیحیت پر ان اہل مکہ کی طرح جن کی زبانیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امین و صادق کہتے ہوئے خشک ہوتی تھیں، نہ صرف آپکے دعوے کا انکار کیا بلکہ اپنی باقی عمر آپکی تکفیر اور تکذیب اور مخالفت میں بسر کردی۔ مگر دعوے کے بعد کی مخالفت کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص باوجود بتیس دانتوں میں آئی ہوئی زبان کی طرح مخالفوں اور دشمنوں کے نرغہ میں رہنے کے ہر دوست و دشمن سے اپنی صداقت کا اقرار کروالے اور پھر وہ ایک ہی دن میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں کہ ایسے شخص کو جو اپنی بے عیب زندگی کا دشمن سے بھی اقرار کروالیتا ہے یہ بدلہ دیکر ایک ہی دن میں اَشَرُّ النَّاس بنادے اور یا تو بڑے سے بڑا لالچ اور مہیب سے مہیب خطرہ اُسے صداقت سے پھیر نہیں سکتا تھا اور یا پھر اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایسا مسخ کردے کہ وہ اچانک اس پر جھوٹ باندھنا شروع کردے۔

جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخالفوں کو چیلنج پر چیلنج دیا کہ وہ آپ کی پہلی زندگی پر حرف گیری کریں یا بتائیں کہ وہ آپ کو اعلیٰ درجہ کے اخلاق کا حامل نہیں سمجھتے تھے مگر کوئی شخص آپ کے مقابلے پر نہ آیا، اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بتاتا ہے کہ کبھی کوئی مخالف تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا اور پھر اس دعویٰ کے مطابق متواتر مخالفوں کو چیلنج دیا کہ وہ آپ کے مقدس چال چلن کے خلاف کوئی بات پیش کریں یا ثابت کریں کہ وہ آپ کے چال چلن کو بچپن سے بڑھاپے تک ایک اعلیٰ اور قابلِ تقلید نمونہ اور بے عیب نہیں سمجھتے تھے مگر باوجود بار بار مخالفوں کے اکسانے کے کوئی شخص آپ کے خلاف نہیں بول سکا اور اب تک بھی وہ لوگ زندہ ہیں جو آپ کی جوانی کے حالات کے شاہد ہیں مگر باوجود سخت مخالف کے وہ اس امر کی گواہی کو نہ چھپا سکتے تھے اور نہ چھپا سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چال چلن حیرت انگیز طور پر اعلیٰ تھا اور بقول بہت سے ہندوؤں اور سکھوں اور مسلمانوں کے آپکے بچپن اور جوانی کی زندگی ”اللہ والوں کی زندگی“ تھی۔

پس جسطرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس ناطقہ آپکی صداقت کا ایک زبردست ثبوت تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں مخالفوں کے سامنے بطور حجت کے پیش کیا ہے اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی زندگی آپکی صداقت کا ثبوت ہے جسکا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ آپکا اپنا نفس ہی آپ کی سچائی کا شاہد ہے۔“ (دعوۃ الامیر صفحہ 106 تا 108)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے کی زندگی، اسلام سے آپؑ کی محبت، اس کیلئے انتہائی غیرت اور اسلام کی عظیم الشان خدمت جس کی نظیر چودہ سو سال میں نہیں ملتی، جیسا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے برملا شہادت دی ہے، آپ کی صداقت پر روشن دلیل ہے۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں جماعت کے ایک بزرگ اور عالم مکرم عثمان چینی صاحب کی وفات ہوئی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ نے ان کو چین کے ایک دور دراز علاقے سے اپنی خاص تقدیر سے نکال کر پاکستان آنے اور احمدیت قبول کرنے اور دینی علم حاصل کرنے اور پھر زندگی وقف کرنے کی طرف رہنمائی کی اور توفیق عطا فرمائی

ان کے حالات اور ان کی زندگی اور خدمات اور سیرت کے بارے میں اتنا زیادہ مواد ہے کہ ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے

میرے خیال میں خدام الاحمدیہ پاکستان یہ کام بہتر طور پر کرسکتی ہے

بہرحال اس وقت میں اس درویش صفت انسان، جماعت کے بزرگ، واقف زندگی، مبلغ سلسلہ، عالم بلکہ حقیقت میں عالم باعمل اور ولی اللہ انسان کا کچھ تذکرہ کروں گا جو واقفین زندگی اور مبلغین کے لئے بھی خاص طور پر اور عمومی طور پر ہر ایک کے لئے، ہر احمدی کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے

مکرم محمد عثمان چُو چنگ شی صاحب مرحوم کے خصائلِ حمیدہ کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27؍اپریل 2018ء بمطابق 27؍شہادت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

گزشتہ دنوں جماعت کے ایک بزرگ اور عالم مکرم عثمان چینی صاحب کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چین کے ایک دور دراز علاقے سے اپنی خاص تقدیر سے نکال کر پاکستان آنے اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ کس کس طرح اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سلوک کرتا رہا اور انہیں احمدیت قبول کرنے اور دینی علم حاصل کرنے اور پھر زندگی وقف کرنے کی طرف رہنمائی کی اور توفیق عطا فرمائی۔ ان کی اپنی تحریریں ہیں، انہوں نے اپنی یادداشت لکھی ہے اور اس میں کافی تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ تفصیل تو یہاں بیان کرنے کا وقت نہیں۔ انہوں نے مختلف لوگوں کو جو اپنی بعض باتیں بتائیں، لوگوں نے جو اُن کے بارے میں بعض باتیں لکھی ہیں وہ بھی بہت تفصیل سے لکھی ہوئی ہیں اور ان کی تفصیل بیان کرنا بھی یا ان سب کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ بہت ایمان افروز واقعات ہیں۔ ان کے حالات اور ان کی زندگی اور خدمات اور سیرت کے بارے میں اتنا زیادہ مواد ہے کہ ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ میرے خیال میں خدام الاحمدیہ پاکستان یہ کام بہتر طور پر کرسکتی ہے۔ بہرحال اس وقت میں اس درویش صفت انسان، جماعت کے بزرگ واقف زندگی، مبلغ سلسلہ، عالم، بلکہ حقیقت میں عالم باعمل اور ولی اللہ انسان کا کچھ تذکرہ کروں گا جو واقفین زندگی اور مبلغین کے لئے بھی خاص طور پر اور عمومی طور پر ہر ایک کے لئے، ہر احمدی کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ مختلف لوگوں نے ان کی سیرت کے بارہ میں جو لکھا ہے اس کا جیسا کہ مَیں نے کہا بعد میں مختصراً ذکر کروں گا۔

عثمان چینی صاحب معروف تھے عثمان چینی کے نام سے۔ ان کا پورا نام محمد عثمان چو چنگ شی تھا۔ 13؍اپریل 2018ء کو ان کی وفات ہوئی۔ یہ 13؍دسمبر 1925ء کو چین کے صوبہ آن خوئی میں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ہائی سکول کے بعد 1946ء میں نان چنگ یونیورسٹی میں ایک سال کا ایڈوانس کورس کیا۔ پھر نان چنگ نیشنل یونیورسٹی کے شعبہ سیاسیات میں تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ چونکہ سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے قانون، فلسفہ یا دینیات سیکھنے کا سوچا۔ پہلے کہتے ہیں ترکی جا کر تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ تھا۔ پھر 1949ء میں یہ پاکستان تشریف لے آئے۔ خود تحقیق کر کے انہوں نے بیعت کی۔ جامعہ احمدیہ میں تعلیم شروع کی۔ اپریل 1957ء میں جامعہ احمدیہ سے شہادۃ الاجانب کا امتحان پاس کیا۔ یہ مبلغین کا short course تھا۔ 16؍اگست 1959ء کو آپ نے وقف کیا اور آپ کا تقرر جنوری 1960ء میں ہوا۔ پھر مبلغین کلاس کا کورس پاس کرنے کے لئے انہوں نے دوبارہ اپریل 1961ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ اور 1964ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ پاکستان میں وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ میں نیز کراچی اور ربوہ میں ان کو بطور واقف زندگی اور مربی خدمت کی توفیق ملی۔ 1966ء میں سنگاپور اور ملائشیا تشریف لے گئے۔ وہاں ان کو تقریباً ساڑھے تین سال سنگاپور میں اور چار مہینے کے قریب ملائشیا میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1970ء میں واپس پاکستان آئے اور پھر مختلف جگہوں پہ مربی سلسلہ رہے۔ عمرہ اور حج بیت اللہ کرنے کی بھی سعادت ان کو نصیب ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد جب یہاں لندن میں مختلف دفاتر کا قیام ہوا، کاموں میں وسعت پیدا ہوئی، جماعتی لٹریچر کا ترجمہ کرنے کی طرف زیادہ وسعت پیدا ہوئی تو چینی ڈیسک بھی قائم کیا گیا۔ پھر ان کو یہاں بلا لیا گیا اور آپ کو چینی کتب کے چینی تراجم کی توفیق ملی جس میں چینی ترجمہ قرآن خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جماعتی عقائد اور تعلیمات پر مشتمل کتب بھی آپ نے لکھیں۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کی ایک اہلیہ، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ جہاں تک چینی ترجمہ قرآن کا سوال ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت پر انہوں نے 1986ء میں چینی ترجمہ قرآن کا کام شروع کیا۔ اسی سال جون میں آپ کو پاکستان سے برطانیہ بلا لیا گیا اور چار سال کی محنت کے بعد یہ ترجمہ مکمل ہوا۔ چینی صاحب خود لکھتے ہیں کہ چینی ترجمہ قرآن کا کام کافی وقت چاہتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے ہدایت تھی کہ اسے صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے موقع پر شائع ہونا چاہئے۔ کہتے ہیں مجھے بہت فکر تھی کہ کام وقت پہ مکمل ہو جائے۔ مناسب آدمیوں کی تلاش تھی جو چینی زبان کا معیار بہتر کرنے اور نظر ثانی کے کام میں مدد دے سکیں اور پاکستان یا یُوکے میں رہ کر یہ کام بڑا مشکل تھا۔ مثلاً اگر چینی زبان میں کسی کو عبور تھا تو اسلامیات سے ناواقف تھا اور اگر دین کا علم تھا تو چینی زبان معیاری نہیں تھی۔ یہ بڑا مشکل کام تھا۔ بہرحال کہتے ہیں جب ترجمہ مکمل ہو گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت پر چین اور سنگاپور جا کر چینی زبان کے ماہرین سے بھی مشورہ کیا۔ اس کو بہتر بنایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چینی زبان میں قرآن کریم کا بڑا معیاری ترجمہ تیار ہوا اور خود یہ بڑی عاجزی سے لکھتے ہیں کہ یہ کام میرے لئے ممکن نہیں تھا۔ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس سے یہ ممکن ہوا۔ یہ کہتے ہیں کہ چینی زبان میں اس سے قبل بھی بعض تراجم قرآن کریم موجود تھے اور بعد میں بھی تراجم ہوئے جن کی تعداد دس سے زیادہ ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا جو ترجمہ ہے اس کی اپنی منفرد خصوصیات ہیں جو کسی اور ترجمہ میں نہیں ہیں اور یہ جماعتی علم کلام کی وجہ سے ایک بڑا شاہکار ہے۔ اس کی اشاعت پر چین اور دوسرے ممالک کے اہل زبان کی طرف سے بیشمار تبصرے موصول ہوئے جن میں اس ترجمہ کو بہترین قرار دیتے ہوئے زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جماعت کا ترجمہ کافی مقبول ہے اور اس کی بڑی ڈیمانڈ ہے۔ بعض لوگ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ جماعتی عقائد بیچ میں ڈال دیئے گئے ہیں یا اپنے مطابق تفسیر کر دی گئی ہے لیکن عمومی طور پر ترجمہ کا معیار ہر ایک نے بہت اعلیٰ قرار دیا۔ چین کے ایک پروفیسر لِن سانگ (Lin Song) ہیں انہوں نے ایک کتاب ''اس صدی کے چینی زبان میں تراجم قرآن'' لکھی جس میں ہمارے ترجمہ قرآن کا بھی ذکر کیا اور اس میں تقریباً پندرہ صفحات ہیں جن میں جماعت احمدیہ کے چینی ترجمہ قرآن پہ اس کا تبصرہ ہے اور پروفیسر صاحب بڑی وضاحت کے ساتھ ہمارے قرآن کریم کے ترجمہ کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ عام علماء جب ترجمہ کرتے ہیں تو بعض الفاظ کا ترجمہ نہیں کرتے بلکہ ترجمہ کی جگہ وہی عربی لفظ لکھ دیتے ہیں یا حاشیہ میں اس کی تشریح کرتے ہیں لیکن آخر تک یوں لگتا ہے جیسے وہ حصہ ان کے لئے مبہم ہے جبکہ عثمان صاحب کے ترجمہ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ایسے مقامات کا ترجمہ بھی کرتے ہیں اور جس بنیاد پر وہ ترجمہ کیا ہوتا ہے اس کے تائیدی حوالے حاشیہ میں درج کر دیتے ہیں۔ یہ پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ ترجمہ قرآن کے متعلق میں نے تبصرہ لکھا تھا اس کے بعد کئی دفعہ عثمان صاحب سے ملاقات بھی ہوئی۔ میرا تاثر یہ ہے، یہ ایک غیر کا، پڑھے لکھے پروفیسر کا تأثر ہے جو اسلام پر اپنے آپ کو اتھارٹی سمجھتا ہے کہ یہ یعنی عثمان چینی صاحب ایک سیدھا سادہ خاکسار، مخلص، کھرا اور احکام پر سنجیدگی سے عمل کرنے والا شخص ہے۔ کہتے ہیں رمضان میں میں نے انہیں دعوت پر بلایا تھا۔ عثمان صاحب روزہ رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو شریعت کی اعلیٰ کتاب سمجھتے ہیں۔ پھر آگے لکھتا ہے کہ اگرچہ ان کے ترجمہ اور تفسیر کے بعض حصے ہمارے چینی سُنّی فرقہ کے لوگوں کے نقطہ نظر سے مطابقت نہیں رکھتے تاہم کیا اس بات سے انکار کیا جاسکتا ہے کہ یہ شخص توحید کا قائل ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا ہے اور احکام الٰہی کی پابندی کرنے والا ہے۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل، مورخہ 12 مارچ 2012ء صفحہ 3، جلد 97 تا 62 نمبر 60)

چینی صاحب نے اپنی نگرانی میں جو چائینیز لٹریچر تیار کیا ان کے انگریزی ٹائٹل یہ ہیں۔ My life and ancestary چائینیز میں لکھی ہے۔ Introduction to morality چائینیز میں لکھی۔ سات کتابیں ان کی اپنی ہیں۔ ویسے پینتیس کے قریب کتابیں ہیں جو انہوں نے ترجمہ کیں، یا اپنی نگرانی میں کروائی ہیں۔ An outline of Ahmadiyya Muslim jama'at یہ جماعت کا تعارف ہے۔ Outline of Islam۔ اسلام کا تعارف ہے۔ Fundamental questions and answers about Islam بنیادی سوال ہیں اسلام کے بارہ میں۔ Islamic concept of Jihad and Ahmadiyya Muslim Jama'at یہ بھی انہوں نے چائینیز میں کتاب لکھی ہے۔ Ahmadiyya Muslim comunity's contribution to the world یہ لکھی اور انسانی زندگی میں اسلام کی اور مذہب کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ان کی علمی خدمات ہیں۔ میں نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

گھریلو زندگی کے بارہ میں ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ جب میرے لئے پاکستان سے عثمان صاحب کا رشتہ آیا تو میرے والد صاحب نے عمر کے فرق کی وجہ سے رشتہ پر رضامندی ظاہر نہیں کی۔ ان کی اہلیہ بھی چینی ہیں۔ کہتی ہیں میری عمر اس وقت بیس سال تھی اور عثمان صاحب کی پچاس سال کے قریب تھی۔ کئی ماہ تک والد صاحب نے مجھے اس رشتہ کے متعلق بتایا نہیں۔ پھر آخر جب انہوں نے بتایا تو خط میرے سامنے رکھ دیا کہ میں خود فیصلہ کرلوں۔ کہتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں باہر کے کسی ملک میں ایک بڑے میدان میں بالکل خالی ہاتھ کھڑی ہوں اور اچانک سوچتی ہوں کہ میرا کیا بنے گا۔ تب میں نے کچھ فاصلے پر سفید کپڑوں میں ملبوس ایک شخص کو دیکھا اور ایک آواز سنی کہ تمہاری ساری ضرورتیں اس شخص کے ذریعہ پوری کی جائیں گی۔ کہتی ہیں اس خط کو دیکھنے کے بعد میں نے عثمان صاحب کو خواب میں دیکھا جبکہ وہ سفید کپڑوں میں ملبوس میرے پاس کھڑے تھے اور میں لیٹی ہوئی تھی۔ بعد میں جب مجھے عثمان صاحب کی تصویر دکھائی گئی تو مجھے معلوم ہوا کہ یہی وہ شخص ہے جنہیں میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس طرح میں نے رشتہ قبول کرلیا۔ چار سال منگنی رہی۔ پاسپورٹ نہیں بن رہا تھا۔ وہاں کے حالات بڑے خراب تھے اور سیاسی صورتحال اور کلچرل ریولیوشن (Revelation) کی وجہ سے ان کا آنا بہت مشکل تھا۔ کہتی ہیں عثمان صاحب نے ایک خواب میں دیکھا تھا کہ جب ماؤزے تنگ کی وفات ہوگی تو بیوی آئے گی۔ اور ماؤزے تنگ صاحب جو اس وقت کے چائنا کے چیئرمین تھے، ان کی صحت بھی اچھی تھی کوئی بیمار بھی نہیں تھے اور بڑے آرام سے زندگی گزار رہے تھے۔ بہرحال اس پر انہوں نے کہا یہ تو بڑا لمبا عرصہ ہے پتہ نہیں کب آئے۔ اس پر چینی صاحب نے فیصلہ کیا کہ ماؤزے تنگ کو خط لکھیں۔ کہتے ہیں میں خط پوسٹ کرنے جا رہا تھا کہ ماؤزے تنگ کی وفات کی اطلاع مل گئی۔ ان کی بیوی لکھتی ہیں کہ اس کی وفات کے چند دن بعد ہی مجھے اپنا پاسپورٹ مل گیا۔ اور کہتی ہیں چنانچہ میں پاسپورٹ لے کے اپنے والد صاحب کے گھر آئی اور جب میں گھر آئی تو اس رات بہت بارش ہوئی اور اس سے پہلے بہت خشک سالی تھی۔ اتنی بارش ہوئی کہ پانی کے بہاؤ کی وجہ سے زمین میں جو بڑے بڑے کٹاؤ پیدا ہوجاتے ہیں وہ پیدا ہوگئے۔ ایک غیر احمدی ہمسائے نے مجھے کہا کہ تم پہلے آجاتی تو ہماری یہ خشک سالی دور ہوجاتی۔ بہرحال کہتی ہیں ایک ہفتہ کے بعد میں چائنا سے نکلی اور سامان میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ دو جوڑے تھے جو عثمان صاحب کے چھوٹے بھائی نے مجھے دیئے تھے اور Soya Sauce کی چند cubes تھیں۔ 12 اگست 1978ء کو میں کراچی پہنچی۔ وہاں چوہدری احمد مختار صاحب نے نکاح پڑھایا اور خود ہی میرے ولی مقرر ہوئے۔ تیسرے دن ہم نے چائنیز ایمبیسی میں جانا تھا۔ ٹرین کے ذریعہ ہم گئے جس میں مردوں اور عورتوں کا علیحدہ علیحدہ انتظام تھا اور فیصلہ یہ ہوا تھا کہ جب سارے لوگ ٹرین سے اتر جائیں گے تو ہم سٹیشن پر ملیں گے۔ لیکن یہ کہتی ہیں کہ میں تو نئی تھی جس ڈبے میں بیٹھی تھی اس کے سارے لوگ، مسافر اس سے پہلے ہی اتر گئے۔ میں سمجھی یہی آخری سٹیشن ہے اور ٹرین جب دوبارہ چلی تو پھر مجھے احساس ہوا لیکن اس وقت پھر ٹرین پہ چڑھنا مشکل تھا۔ بہت رش تھا۔ خیر میں بڑی پریشان تھی۔ بہرحال ایک پولیس افسر نے جب مجھے پھرتے ہوئے دیکھا تو اس نے ریلوے پولیس والوں کو وہاں بلا لیا اور پھر مجھے چائنیز ایمبیسی بھجوا دیا۔ کہتی ہیں میں نے نقاب اور کوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس وقت ایمبیسی والوں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں چائنیز ہوں کیونکہ ایک عورت برقعے میں کس طرح ہوسکتی ہے۔ بہرحال انہوں نے ایک چائنیز رسالہ منگوایا اور مجھے کہا پڑھ کے سناؤ اور پھر ٹیکسی کا انتظام کیا گیا۔ بہرحال ایک لمبی کہانی ہے اور کسی نہ کسی طرح وہ پہنچ گئیں۔ ٹیکسی والا راستے میں پوچھتا جا رہا تھا کہ کہاں لے جانا ہے تو اس نے ان کو پہنچا دیا اور بلکہ ٹیکسی والا بڑا حیران تھا کہ میں نے کبھی اس طرح کسی نوجوان عورت کو گھومتے ہوئے اور پھر اس طرح ملتے ہوئے دیکھا نہیں۔ بہرحال کہتی ہیں کہ یہ ہماری زندگی کی ابتدا تھی۔ عثمان صاحب کے بارے میں لکھتی ہیں کہ اچھے خاوند تھے بلکہ میرے روحانی استاد تھے۔ جب میں پاکستان آئی تو انہوں نے سب سے پہلے مجھے نماز پڑھنا سکھائی۔ مسجد میں نماز پڑھانے کے بعد گھر آ کر مجھے باجماعت نماز پڑھاتے۔ کئی کئی گھنٹوں مجھے نماز کے عربی الفاظ سکھاتے۔ انہوں نے مجھے لفظ بہ لفظ اور سطر بہ سطر سکھایا اور نصیحت کی کہ اس کی مشق کرتی رہو اور اگر بھول جاؤ تو دعاؤں کی کتاب پاس رکھو۔ انہوں نے چھ ماہ میں مجھے قاعدہ پڑھنا سکھا دیا۔ انہوں نے مجھے قرآن پڑھنا سکھانا شروع کیا تو ساتھ ہی ترجمہ بھی سکھایا تاکہ میری دلچسپی قائم رہے۔ بہت صبر والے تھے۔ بہت گہرائی تک جا کر مضمون سمجھاتے۔ لمبی مثالوں کے ساتھ سمجھاتے۔ بہت صلہ رحمی رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی والدہ کو چائنا سے پاکستان بلا کر ان کی بھرپور خدمت کی۔ کہتی ہیں بعض دفعہ ہمارے حالات ایسے ہوتے تھے، ایسا وقت بھی آیا کہ دن میں دودھ کی صرف ایک بوتل خرید سکتے تھے اور وہ بھی اپنی والدہ کو دے دیتے تھے۔ جہاں بھی سفر پر جاتے اپنی والدہ کو ساتھ رکھتے۔ چینی صاحب نے والدہ کی بڑی خدمت کی۔ کہتی ہیں آپ کی تمام عمر اپنے کام کے ساتھ لگاؤ پر مشتمل تھی۔ جب آپ کی صحت اچھی تھی تو اکثر رات دیر تک دفتر کام کرتے بلکہ بعض دفعہ کام کرتے کرتے صبح ہوجاتی تھی۔ گھر میں ان کا سب سے اہم کام بچوں کی اچھی تربیت کرنا تھا اور باقی چھوٹے چھوٹے دنیاوی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ اپنے کھانے اور کپڑوں وغیرہ کے متعلق بہت سادہ مزاج تھے۔

پھر ان کی بڑی بیٹی ہیں ڈاکٹر قرۃ العین لکھتی ہیں کہ میرے والد صاحب کی بعض خصوصیات کو الفاظ میں بیان کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ آپ بہت شفیق، مہربان، نہایت محنتی، انتھک، ہمیشہ اچھی امید رکھنے والے، عاجز انسان تھے۔ ہر معاملے میں ہم سارے بہن بھائیوں کو اور پھر اپنے دامادوں کو بھی گفتگو میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔ ہماری سکول کی پڑھائی میں دلچسپی لیتے تھے۔ ٹیچر کے تاثرات معلوم کرتے تھے کہ کیا کہا ٹیچرز نے اور کہتے تھے تم لوگوں کی زندگی کا مقصد یہ ہے، دنیا میں اس لئے تمہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، یہ مقصد ہے تمہارا کہ تبلیغ کرو خاص طور پہ چائنیز لوگوں کو اور ہمیں باقاعدگی سے نصیحت کرتے تھے کہ روحانیت، اخلاق اور علم میں ترقی کرتے رہو۔ اور اکثر کہتے کہ تم لوگوں کی شخصیت، عمل اور رویّہ کو دیکھ کر لوگوں کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ خدا کا وجود موجود ہے کیونکہ جو بچے خدا پر یقین رکھتے ہیں وہ ان بچوں سے بہت بہتر ہوتے ہیں جو یہ یقین نہیں رکھتے۔ یہ بھی نصیحت کرتے کہ تمہارے ہر کام میں جو شروع کرو اس میں باقاعدگی ہونی چاہئے۔ کبھی یہ نہیں ہوا کہ بچپن میں ڈانٹا ہو۔ ہمیشہ پیار سے سمجھاتے تھے اور جہاں کبھی سختی کی تو وہ نماز کے بارے میں کہ نماز میں باقاعدگی کیوں نہیں رکھی۔ اور کہتی ہیں بلکہ ہمیں بچپن میں عادت ڈالنے کے لئے پانچوں وقت مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے لے جاتے تھے اور چھٹیوں میں ہمیں کوئی نہ کوئی کتاب پڑھنے کے لئے دیتے پھر اس کا ٹیسٹ لیتے۔ پھر کہتی ہیں کہ انہوں نے کشتی نوح کی ایک بہت پرانی کاپی پڑھنے کے لئے دی اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ اس کو پڑھو اس کی اردو اتنی زیادہ مشکل نہیں ہے جتنی دوسری کتابوں کی اردو مشکل ہے۔ اور پھر کہنے لگے کہ یہ کشتی نوح پہلی کتاب ہے جو انہوں نے جامعہ احمدیہ میں خود پڑھی تھی۔ پھر پردے کے بارے میں بھی ان کو فکر تھی۔ یونیورسٹی جاؤ گی تو پردہ کرنا اور اگر نقاب اتارنے کی مجبوری ہو تو پھر یہ ہے کہ میک اَپ نہیں کرنا اور صرف پڑھائی کے دوران اُتارنا ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے انہوں نے پوچھا تھا اور پھر اس کی اجازت دی۔ یونیورسٹی میں اس شرط کے ساتھ پڑھنا ہے کہ تمہارا پردہ ہو اور اگر کلاس میں مجبوراً اتارنا بھی پڑے تو پھر میک اَپ نہیں ہونا چاہئے اور اس کے بعد بھی پھر فوراً پردہ ہو۔

اسی طرح چھوٹی بیٹی ہیں منزہ۔ وہ بھی کہتی ہیں کہ ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ تم لوگوں کو چاند کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس طرح اگر چاند نہ ملا تو ستارے تو مل ہی جائیں گے۔ یعنی کہ ہمیشہ اونچے مقاصد رکھو اور پنجوقتہ نماز باجماعت کے ساتھ ہمیں تہجد کی بھی ترغیب دیتے۔ پانی کے چھینٹے ڈال کر فجر کی نماز پہ اٹھاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے اور کئی گھنٹوں بیٹھ کر بڑے صبر اور تحمل سے ہمارے سوالوں کے جواب دیتے۔ یہ نہیں کہ ذرا سی بات پر تنگ آجائیں۔ یہ والدین کے لئے بھی ایک نمونہ ہے۔ ہمیشہ یہ کہتے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے جو صلاحیتیں دی ہیں ان کو استعمال کرو۔ کبھی ضائع نہ کرو اور کہتے جو عمل بھی کرو اسے خدا کی عبادت کی نیت سے کرنا چاہئے۔ روحانی ترقی کی مثال دیتے ہوئے کہتے تھے کہ وہ اس سیڑھیوں کی طرح ہوتی ہے جس میں کبھی کبھی توقّف آجاتا ہے لیکن پھر ساتھ ہی مزید بلندی کی طرف قدم بڑھتا ہے۔

یہ لکھتی ہیں کہ انہوں نے ہمیں سادگی، عاجزی اور دوسروں کو خود پر ترجیح دینا سکھایا۔ جب آپ صدر جماعت اسلام آباد تھے تو تمام گھروں میں سینٹرل ہیٹنگ لگائی جا رہی تھی۔ اس وقت انہوں نے یقین دہانی کی کہ ہمارے گھر میں سب سے آخر میں یہ کام ہو۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر داؤد صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جامعہ کی تعلیم کے دوران انہیں اپنے بڑے بھائی اور والد صاحب کی وفات کا ٹیلیگرام آیا۔ تو اس وقت جامعہ کے امتحانات میں مصروف تھے۔ انہوں نے سوچا کہ یہ افسوسناک خبر بھی جامعہ کے امتحان کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہے اور یہ سوچ کر آپ نے وقت پر امتحان دیئے اور وقت ضائع نہیں کیا۔

ان کے یہ بیٹے ہی لکھتے ہیں کہ چائنیز لوگوں میں تبلیغ کا انہیں بہت شوق تھا۔ جس فنکشن میں بھی جاتے وہاں لوگوں کو احمدیت کا تعارف کراتے اور لٹریچر تقسیم کرتے یہاں تک کہ جب آپ بیمار ہوگئے اور چل نہیں سکتے تھے تو ویل چیئر (wheel chair) پر آتے تھے، اور ویل چیئر کے خانے میں بھی بڑی بڑی کتابیں ڈالنے پر اصرار کرتے تھے تاکہ لوگوں میں تقسیم کرسکیں۔

پھر یہ کہتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو کبھی ان کے دفتر میں چلا جاتا۔ پین یا پنسل لینے کی کوشش کرتا تو مجھے اپنے آفس میں رکھے ہوئے پین استعمال کرنے نہیں دیتے تھے۔ اور میری والدہ سے کہتے تھے کہ میرے لئے الگ پین خرید کر دو۔ اس کو پین کی ضرورت ہے۔ اور اگر کبھی فوٹو کاپی کروانی ہوتی تو مجھے کہتے کہ گھر سے اپنا کاغذ ساتھ لے کر آؤ اور پھر مشین پر فوٹو کاپی کرلینا۔ پھر یہ بیٹے ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے صفاتی نام یاد کرنے کی تلقین کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے صفاتی نام ہیں وہ یاد کرو۔ انہوں نے چائنیز زبان میں ایک نظم لکھی تھی جس میں اللہ تعالیٰ کے سو صفاتی ناموں کی تعریف کی تھی۔ یہ نظم روزانہ رات کو پڑھتے تھے اور کھیل کی صورت میں ہم بہن بھائیوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام یاد کرنے کا مقابلہ کرواتے تھے اور پھر انعام بھی دیتے تھے۔

دو تین مہینے پہلے یہ اپنے داماد اور فیملی کے ساتھ مجھ سے ملنے آئے تو ان کے داماد لکھتے ہیں کہ مجھے انہوں نے تین پوائنٹ لکھ کے دیئے کہ میں تو بول نہیں سکوں گا۔ انہوں نے میرے سے جو پوچھنا تھا وہ یہ تھا کہ میں کمزور ہوں اور خود کھڑا نہیں ہوسکتا اس لئے ویل چیئر پر بیٹھا ہوں اس کے لئے مجھے معذرت ہے۔ خلافت کا بڑا احترام تھا۔ اور یہ بھی کہ یہ دعا کریں کہ میں آخری سانس تک تبلیغ کرتا رہوں اور اس کی مجھے اجازت بھی دیں اور پھر یہ کہ دفتر میں جا نہیں سکتا تو گھر میں اپنا کام کرنے کی اجازت دیں۔ کام کی دُھن تھی۔ یہ نہیں تھا کہ گھر میں بیٹھا ہوں تو فارغ بیٹھا رہوں۔ گھر میں بھی کام کرتا رہوں۔ یہ جب حج پہ گئے ہیں تو ان کے داماد بھی ساتھ تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ عثمان صاحب نے اپنے دعائیہ جذبات کو چائنیز منظوم کلام میں لکھا ہوا تھا اور ان کو بتایا کہ میں ان جذبات کو اس لئے منظوم کر رہا ہوں تاکہ آئندہ بھی ان سے فائدہ اٹھا سکوں۔ اور حج کے ہمارے گروپ میں ایک موقع پر چند لوگوں نے مکرم عثمان چینی صاحب سے پوچھا کہ آپ کیا لکھ رہے ہیں۔ آپ نے انہیں مختصراً بتایا کہ میں اپنی چائنیز قوم کے لئے دعائیں کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی اسلام کی طرف ہدایت دے۔ ان سوال کرنے والوں نے کافی حیرت کا اظہار کیا کہ ایک عمر رسیدہ بوڑھا شخص جو اس وقت سہارے کے بغیر آسانی سے چل نہیں سکتا اس کو صرف اپنی قوم کی ہدایت کے لئے فکر ہے۔

پھر چینی صاحب اپنے حالات میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ چین میں بدھ ازم اور کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم کی بعض تعلیمات آپس میں مخلوط ہوگئی ہیں اور بہت سے چینی ایک وقت میں ان تینوں مذاہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ مگر اس زمانے میں انہوں نے ان مختلف تعلیمات کو جمع کر کے اپنے طور پر ایک مذہب بنایا ہے اور اس مذہب میں انسان کی اخلاقی حالت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ چینی صاحب لکھتے ہیں کہ جب تین چینی اخباروں میں میرے انٹرویو شائع ہوئے تو ملائشیا کی داستا سوسائٹی نے جو نیا مذہب دے ازم ہے اس کی سوسائٹی نے مجھ سے خواہش کی کہ میں اسلام کی اخلاقی تعلیمات کے عنوان پر ایک مضمون لکھوں تاکہ وہ اسلام کی اخلاقی تعلیمات کو دوسرے مذاہب کی تعلیمات کے ساتھ ایک رسالہ میں شائع کریں۔ چنانچہ میں نے اس سلسلہ میں ایک مضمون لکھا اور جس پر انہوں نے چینی صاحب کو واپس یہ جواب دیا کہ ہمیں آپ نے اسلام کے بارے میں ایک عظیم الشان مضمون دیا ہم آپ کے بہت ممنون ہیں۔ آپ نے غیر جانبدارانہ رنگ میں اسلام کے حقائق بیان کئے ہیں۔ آپ کی بحث باریک اور لطیف تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بہت اچھی طرح مذہب کے علوم حاصل کئے ہیں۔ چینی لوگوں کو اب تک اسلام سے واقفیت نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ چینی زبان میں اسلام کی تبلیغ نہیں ہوئی۔ اب آپ سنگاپور میں اسلام کی اشاعت کے لئے آگئے ہیں۔ (جب یہ سنگاپور میں تھے۔) تو یہ لازمی بات ہے کہ اسلام ان ممالک میں چینیوں میں پھیل جائے اور چینی لوگ بھی اس سے برکات حاصل کریں۔

آغا سیف اللہ صاحب ان کے کلاس فیلو بھی تھے یا اس زمانے میں جامعہ میں پڑھتے تھے لکھتے ہیں کہ عثمان چینی صاحب میرے کلاس فیلو بھی تھے۔ آپ بھرپور جوانی کی عمر میں پارسا خوش خصائل اور نیک اطوار کے مالک تھے۔ بڑے سوز و گداز سے نماز ادا کرتے۔ نہایت تضرع سے دعا مانگتے تھے۔ نفلی روزے رکھتے۔ نوافل ادا کرنے کے عادی تھے۔ تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی میں کمال شغف رکھتے تھے۔ احمدیت کی نعمت ملنے پر اظہار تشکر کرتے اور ہمیشہ عظیم محبت اخلاص اور فدائیت کے جذبات کا مظاہرہ کرتے۔ لکھتے ہیں کہ یہ سچی شہادت ہے کہ زمانہ طالبعلمی میں بعض اوقات شدت اداسی اور تفکّر میں ان کے آنسو بہنے لگتے۔ اپنی والدہ، بھائیوں سے ملاپ اور ان کی خیریت کے بارہ میں وہاں پر قائم نظام حکومت کی وجہ سے بعض اوقات دکھ کا اظہار کرتے اور بڑے الحاح سے اور تضرع اور سوز سے اپنے خالق حقیقی کے حضور اپنے مطلوبہ مقاصد کے لئے دعائیں کرتے۔ کہتے ہیں یہ نظارے اب بڑی عمر میں بھی میرے لئے قابل رشک ہیں۔ آغا سیف اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ اس بندہ خدا نے اس زمانہ ابتلا میں جو مانگا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص اور دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور احمدیت کی برکت سے سب کچھ دیا اور وافر رحمتوں سے بھی نوازا بلکہ مخلوق خدا نے بھی ان کی قبولیت دعا کے ثمرات سے فیض پایا۔ کہتے ہیں کہ مجھے بھی زمانہ طالب علمی میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری، صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب اور دیگر بزرگوں کی خدمت میں بیٹھنے اور درخواست دعا کرنے اور ان کی قبولیت کے اثرات دیکھنے کی بفضلہٖ تعالیٰ توفیق ملی ہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ میں پوری احتیاط سے اپنے مشاہدے اور وجدان سے گواہی دے سکتا ہوں کہ عبادت میں سوز و گداز، دعا میں الحاح و تضرع اور قبولیت دعا کے لحاظ سے ان محترم اکابرین کا عکس محترم عثمان چینی صاحب کی ذات میں موجود تھا۔ کہتے ہیں میں نے خود بھی کئی بار ذاتی معاملات میں ان کی قبولیت دعا کا مشاہدہ کیا ہے۔ اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ آپ ہمیشہ مجھے اور میرے ساتھ ملنے والوں کو دعائیں کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ آپ بڑے زیرک اور مومنانہ فراست کے مالک تھے۔ جماعتی انتظامی معاملات میں اظہار رائے میں نہایت محتاط تھے۔ خود بھی نظام جماعت کا احترام مکمل پابندی سے کرتے تھے۔ اپنے دوستوں اور ملنے والوں کو بھی اس کی ہمیشہ تلقین کرتے۔ خلافت سے مکمل روحانی عقیدت رکھتے اور ان کے احسانات پر تشکر کا اظہار کرتے تھے۔ جب بھی کوئی آپ سے درخواست کرتا تو پوچھا کرتے تھے کہ خلیفہ وقت کی خدمت میں درخواست دعا کی ہے؟

یہاں اسلام آباد کے صدر جماعت ڈاکٹر رضوان صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نماز سے ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ آخری چند سالوں میں انہیں اپنے گھر سے مسجد تک جانے کے لئے جو صرف چند منٹ کا فاصلہ ہے کئی منٹ لگ جاتے تھے اور راستے میں کئی دفعہ رک کر سانس لینا پڑتا تھا۔ مگر اس کے باوجود میں نے کبھی انہیں نماز جمع کرتے نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ جب مغرب اور عشاء کی نماز میں وقفہ بہت کم تھا تو میں نے انہیں عرض کیا کہ آپ گھر جانے کے بجائے مسجد میں عشاء کا انتظار کرلیا کریں یا جمع کرلیا کریں۔ تو فرمانے لگے کہ چلنے سے exercise ہوجاتی ہے اور گھر سے مسجد تک کا فاصلہ طے کرنے کا ثواب بھی مل جاتا ہے اس لئے میں جاتا بھی ہوں اور آتا بھی ہوں۔

رشید بشیر الدین صاحب ابوظبی میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی دعاؤں سے غیر احمدی اور احمدی سب ان سے فیض پاتے تھے۔ جب یہ ڈرِگ روڈ کراچی میں مربی تھے تو وہاں قیام کے دوران غیر احمدی مرد و زن چینی صاحب سے اپنی ذاتی اور دیگر معاملات میں مشورے لیتے اور گواہی دیتے کہ ان کے مشوروں پر عمل کرنے سے اور چینی مولوی صاحب سے دعا کروانے کے بعد ان کے بڑے بڑے مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ تو مختصر یہ کہ ڈرِگ روڈ کراچی کا مشہور چینی مولوی بلا تفریق مذہب ہر ایک کے لئے فیض رساں وجود رہا اور بیشمار محبتیں بانٹتا رہا۔ ان کے انگلستان چلے جانے کے بعد ایک لمبے عرصہ تک غیر احمدیوں میں ان کا ذکر اور یاد قائم رہی۔

یہ کہتے ہیں مَیں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ چینی صاحب والدہ کی بڑی خدمت کرتے تھے۔ بعض دفعہ والدہ غصہ میں ڈانٹتیں اور یہ لپک کر ان کو باقاعدہ پیار کرتے۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھتے اور اتنا انہماک ہوتا کہ اس کی کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ آس پاس کون دیکھ رہا ہے۔ والدہ سے جو پیار اور ان کا اظہار ہورہا تھا وہ ایک غیر معمولی تھا۔

جماعت توکموک قرغزستان کے مجانوف محمد صاحب لکھتے ہیں کہ عثمان چُو صاحب سے میری ملاقات 1994ء میں ایک سفر کے دوران جہاز میں ہوئی۔ ابتداءً مجھے یہ اندازہ نہیں ہوا کہ وہ مسلمان ہیں یا جماعت احمدیہ کے عالم ہیں۔ لیکن جب جہاز پرواز کرنے لگا تو انہوں نے بسم اللہ پڑھا تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہیں۔ کچھ دیر کے بعد میں نے انہیں سلام کیا۔ ہمارا تعارف ہوا اور ہم نے مختلف امور پر گفتگو شروع کردی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ کو جماعت احمدیہ مسلمہ کے بارے میں معلوم ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں میرے علم میں نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ پڑھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ جی میں پڑھتا ہوں۔ اس پر کہنے لگے کہ چینی زبان میں قرآن کریم کے کتنے تراجم کا آپ کو علم ہے؟ میں نے کہا کہ اس وقت جتنے تراجم موجود ہیں میں نے ان کا مطالعہ کیا ہے اور کررہا ہوں۔ عثمان صاحب نے پوچھا کہ جن مترجمین نے قرآن کریم کے تراجم چینی زبان میں کئے ہیں کیا آپ ان کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا میں تو سب کو جانتا ہوں۔ تو عثمان صاحب نے کہا ان مترجمین میں سے ایک مترجم کا نام عثمان چُو ہے۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟ میں نے کہا جی میں انہیں جانتا ہوں لیکن میں نے ان کا ترجمہ قرآن نہیں پڑھا اور نہ ہی کبھی ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ عثمان چُو کو کیسے جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ بس مجھے یہ علم ہے کہ وہ عالم ہیں۔ قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ کر چکے ہیں۔ مگر میں نے انہیں کبھی دیکھا نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ میں ہی عثمان چُو ہوں۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ عثمان چُو صاحب سے ملاقات کررہا ہوں۔ انہوں نے مجھے اپنے رابطہ کی اور پھر عارضی طور پر جہاں رہائش رکھے ہوئے تھے اس کی معلومات دیں۔ مَیں نے بھی انہیں اپنا نمبر دیا۔ ایک دو دن کے بعد مجھے چینی صاحب کا فون آیا کہ آپ کے گھر آکر آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں تو تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ اتنے بڑے مرتبے کے عالم مجھ سے ملنے میرے گھر آئیں گے۔ میں نے ان کا اپنے گھر میں استقبال کیا۔ ان کے ساتھ دو پاکستانی دوست بھی تھے۔ ہم دس منٹ تک بات چیت کرتے رہے۔ اس کے بعد عثمان چُو صاحب نے مجھے ایک ریسٹورنٹ میں دعوت دی۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ مہمان ہیں اور مجھے آپ کو دعوت دینی چاہئے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ آپ طالب علم ہیں اور میں آپ کا بڑا ہوں اور والدین کی جگہ ہوں۔ اس لئے مجھے آپ کی مدد کرنی چاہئے۔ اس کے بعد ہم ریسٹورنٹ میں گئے۔ کھانا کھایا۔ مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ اور اسی طرح کہتے ہیں کہ ایک دن میں ان کو ملنے گیا۔ سینٹرل بنک کی عمارت تھی۔ ہم نے ان کی رہائشگاہ میں بیٹھ کر گفتگو کی اور عثمان چُو صاحب نے مجھ سے وفات مسیح، مسئلہ ختم نبوت، یاجوج ماجوج، جنّ، امام مہدی اور اسی طرح قرآن و حدیث کے بارہ میں سوالات کئے۔ میں نے انہیں وہی جواب دیئے جو عام طور پر روایتی مسلمان دیا کرتے ہیں۔ عثمان چو صاحب مسکرانے لگے اور پھر انہوں نے مجھے ان تمام سوالات کے صحیح جوابات بتائے۔ مجھے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے کہ میں کیا کہوں۔ مجھ پر ان جوابات کا گہرا اثر ہوا۔ اس طرح انہوں نے مجھے قرآن کریم کا ترجمہ اور کچھ کتب بھی تحفہ کے طور پر دیں اور کہا کہ انہیں پڑھو اور پھر ضرور لکھنا اور بتانا کہ ان کتابوں کو پڑھ کر کیسا لگا۔ اور کہتے ہیں کہ میں نے بہرحال ان کتابوں کو پڑھا اور میری سوچ کلیۃً تبدیل ہوگئی۔ اس وقت مجھے بیعت کا علم نہیں تھا۔ بعد میں پھر میں نے بیعت بھی کرلی۔ اور یہ لکھتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ اس بات کو اعزاز سمجھا کہ مجھے حضرت امام مہدی کے ظہور اور امام مہدی کی سچی جماعت کا علم ہوا۔

دعاؤں کی قبولیت کے لوگوں نے واقعات لکھے ہیں۔ منظور شاد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ربوہ سے کراچی ٹرین پر سفر کررہے تھے۔ ساٹھ بچے ساتھ تھے۔ ربوہ اطفال کا کوئی فنکشن تھا۔ راستے میں باجماعت نماز ادا کی تو غیر احمدیوں کو پتہ لگ گیا کہ یہ تو احمدی ہیں۔ اس پر مولویوں نے ڈبّوں میں تقریر شروع کردی کہ ان کے خلاف کارروائی کرو۔ ہم بڑے پریشان تھے۔ عثمان چینی صاحب بھی ساتھ تھے۔ اس وقت سیکیورٹی کے لحاظ سے بھی مختلف لوگوں کی مختلف ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ تو چینی صاحب نے کہا کہ میری بھی لگاؤ۔ اس پر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا آپ کا کام یہ ہے کہ برتھ پہ بیٹھ جائیں اور دعا کریں۔ مولویوں کا پروگرام تھا کہ ملتان پہنچ کر ان کے خلاف کارروائی کریں گے اور ماریں گے۔ لیکن کہتے ہیں کہ ملتان گزر گیا تھوڑی دیر بعد مولوی کی طرف سے خاموشی چھا گئی۔ جا کے دیکھا تو مولوی سویا ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے تو ملتان اترنا تھا لیکن ایسا سویا کہ ملتان سٹیشن بھی گزر گیا اور اس کی آنکھ نہیں کھلی اور اگلے سٹیشن پر کہیں جا کر وہ اترا اور اس طرح کہتے ہیں کہ ہماری جان بچی۔

اسی طرح عدنان ظفر صاحب ہیں کہتے ہیں کہ میرا ہوم آفس میں کام نہیں ہورہا تھا۔ پاسپورٹ مانگتا تو کہتے کہ ہمارے ریکارڈ میں آپ کا یُوکے کا ریکارڈ ہی کوئی نہیں ہے۔ مَیں جاب سے چھٹی لے کر تین چار مہینے تک جاتا رہا۔ آخر مایوس ہوگیا۔ ایک دن اسلام آباد میں چینی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ نماز پڑھ کے گھر جارہے تھے۔ میں نے پاسپورٹ والا اپنا مسئلہ بیان کیا۔ انہوں نے وہیں کھڑے ہوکر دعا کی کہ دعا کرتے ہیں اور اتنی رقّت تھی اور چیخنے والی دعائیں تھیں کہ کہتے ہیں میں بھی ڈر گیا کہ میرے لئے اتنی دعائیں کررہے ہیں۔ خواہ مخواہ میں نے ان کو تکلیف دی۔ کچھ اور لوگ بھی دعا میں شامل ہوگئے۔ اگلے دن کہتے ہیں میرے وکیل نے جب ہوم آفس فون کیا تو وہاں کوئی اٹینڈ نہیں کررہا تھا۔ کافی لمبی گھنٹی بجی تو وہاں کا جو ڈائریکٹر تھا وہ وہاں سے گزرا اور اس نے فون اٹھالیا۔ انہوں نے ان کو بتایا کہ اس طرح مسئلہ ہے۔ تو ڈائریکٹر نے کہا کہ اچھا اس سے کہو کہ صبح آ کے مجھے دفتر میں ملے۔ کہتے ہیں میں دفتر میں گیا۔ مسٹر رچرڈ ان کا نام تھا۔ میں reception میں گیا اور reception کو میں نے کہا میں نے ان سے ملنا ہے تو reception والوں نے کہا کہ یہ بڑا افسر ہے وہ تمہیں کہاں ملے گا۔ تم ہمیں بتاؤ تمہارا کیا کام ہے۔ انہوں نے کہا نہیں مجھے انہوں نے خود بلایا ہے۔ کوئی افسر کو اطلاع کرنے کو تیار نہیں تھا۔ آخر ایک آدمی تیار ہوا۔ اس نے جا کر بتایا تو مسٹر رچرڈ خود اپنے دفتر سے اٹھ کے آئے۔ ان کو اپنے ساتھ کمرے میں لے گئے۔ اپنے کمپیوٹر پہ سارا ریکارڈ تلاش کیا۔ پھر اپنے سیکرٹری کو بلایا اور خط دے دیا کہ ان کو پاسپورٹ ایشو کردیا جائے اور اس کے بعد پھر واپس باہر چھوڑنے آئے۔ اور سارا عملہ دیکھ رہا تھا کہ یہ کون غیر ملکی بڑا آدمی آ گیا ہے کہ جس کو چھوڑنے کے لئے اتنا بڑا افسر باہر آیا اور دروازہ کھول کر رخصت کررہا ہے۔ تو اس کو میں کیا بتاتا۔ کہتے ہیں اس وقت میری جو حالت تھی کہ یہ عثمان چُو صاحب کی رقّت بھری دعائیں تھیں جس نے چار مہینے سے پھنسا ہوا کام صرف ایک دن میں کردیا اور نہ صرف ایک دن میں کردیا بلکہ بڑے افسر کے ہاتھ سے خود کروادیا۔

واقعات تو بیشمار ہیں اتنے زیادہ ہیں کہ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ جو بیان ہو ہی نہیں سکتے۔ چند ایک جو اُن کے قریبی ہیں ان کے بارہ میں بتادیتا ہوں۔

سید حسین احمد صاحب مربی لکھتے ہیں کہ ہفتہ وار ہمارا اجلاس ہوتا تھا۔ ہمارے مربیان کے پاس سواریاں تو تھیں نہیں۔ بسوں میں بیٹھ کے چلے جاتے تھے۔ رات دیر تک میٹنگ ہوتی تھی جب اس کے بعد جانے کے لئے یہ ہوتا تھا کہ ہم اس انتظار میں ہوتے تھے کہ کسی نہ کسی عاملہ ممبر کے ساتھ چلے جائیں۔ لیکن عثمان چینی صاحب نے کبھی اس کا انتظار نہیں کیا پیدل ہی چل پڑتے تھے یا کوئی بس مل جاتی تھی راستے میں یا کوئی نہ کوئی سواری ان کو لے جاتی تھی اور جس جگہ مشن ہاؤس میں رہتے تھے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا
اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اس کے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو‘‘

(جامع ترمذی، کتاب البر والصلہ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ پسند کرتا ہے کہ
اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار ہے‘‘

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

وہاں اتنی جگہ تھی کہ ایک دفعہ جب انہوں نے دعوت کی تو ہم نے پوچھا کہ آپ رہتے کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا یہی کمرہ ہے جو عورتوں کا ہال ہے۔ جب عورتیں نماز پڑھنے آتی ہیں تو اپنا سامان ہم سمیٹ لیتے ہیں اور اس کے بعد یہی ہماری سونے کی جگہ ہے۔ یہی ہمارے کھانے کی جگہ ہے۔ یہی سب کچھ ہے۔ بڑی عاجزی سے انکساری سے چھوٹی سی جگہ پر رہتے رہے۔

رشید ارشد صاحب ہیں جو چینی ڈیسک میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے ان کے ساتھ بڑا لمبا عرصہ کام کیا۔ یہ کہتے ہیں تینتیس سال کام کرنے کا موقع ملا اور ان کے بارے میں جو خصوصیات ہیں وہ لکھتے ہیں کہ نماز باجماعت میں باقاعدگی اور عبادت میں شغف ہمارے لئے ایک نمونہ تھا۔ بارش ہو طوفان ہو برف باری ہو بڑی باقاعدگی سے نماز باجماعت کے لئے مسجد میں تشریف لاتے تھے اور کہتے ہیں ہم نے آپ کو اس حال میں بھی دیکھا ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے کافی کمزور ہو چکے تھے اور اسلام آباد مسجد سے گھر آنے کا، (پہلے بھی اس کا ذکر ہو گیا) چند منٹ کا فاصلہ پندرہ بیس منٹ میں سانس لے لے کر طے کرتے تھے لیکن مسجد ضرور آتے تھے۔ تہجد کا باقاعدگی سے التزام رکھتے تھے۔ ایک دفعہ کہتے ہیں ہم لمبا سفر کر کے چین کے ایک علاقے میں گئے اور پھر وہاں بھی مقامی احمدی لوگوں سے دیر تک گفتگو ہوتی رہی اس لئے میرا خیال تھا کہ تہجد کے لئے اٹھنا مشکل ہو گا۔ لیکن صبح دیکھا کہ چینی صاحب تہجد ادا کر رہے ہیں اگرچہ مختصر ادا کی لیکن ناغہ نہیں کیا۔ چینی صاحب نے خود بھی اس بارہ میں لکھا ہے۔ انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ جب چین سے ربوہ آئے تو دیکھا کہ ربوہ کے بزرگان کس سوز و گداز سے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ اعتکاف کرتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں سنتا بھی ہے۔ اس بات کا آپ پر خاص اثر ہوا اور آپ نے ارادہ کر لیا کہ میں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلوں گا۔ اس وقت آپ کو خلیفہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رہنمائی میسر تھی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے وجودوں کی صحبت نصیب تھی۔ مولانا غلام رسول راجیکی صاحب، حضرت مختار احمد صاحب شاہ جہان پوری، حضرت محمد ابراہیم صاحب بقاپوری، سید ولی اللہ شاہ صاحب وغیرہ کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان بزرگوں کی صحبت کی وجہ سے آپ کی شخصیت کو مزید ابھارا اور اللہ تعالیٰ سے آپ کا مزید تعلق پیدا ہوا۔

کہتے ہیں کہ تبلیغ میں بھی آپ بہت پُرجوش تھے۔ عموماً خاموش طبع اور کم گو طبیعت کے مالک تھے۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ جب تبلیغ شروع ہوتی تھی تو آپ میں غیر معمولی قوت اور جوش پیدا ہو جاتا تھا اور گھنٹوں گفتگو کرتے تھے۔ کئی مرتبہ فون پر بھی گفتگو شروع ہوتی تو وقت کا احساس ختم ہو جاتا اور گھنٹہ گھنٹہ گفتگو ہو جاتی۔ مہمان نوازی بھی آپ کو ورثہ میں ملی تھی۔ کہا کرتے تھے کہ ہمارے والد بہت مہمان نواز تھے کیونکہ گاؤں میں کوئی ہوٹل نہیں تھا اور ان کے والد کہا کرتے تھے کہ ہمارا گھر ہی ہوٹل ہے۔ مہمان نوازی میں چینی صاحب کی اہلیہ بھی آپ کا بھرپور ساتھ دیتی تھیں۔

اسی طرح جتنے مرضی تھکے ہوں ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھنے والے تھے۔ ایک دفعہ رات دیر تک میٹنگ ہوتی رہی اور جب کار میں بیٹھنے لگے تو کسی نے کہا کہ میرا گھر قریب ہے وہاں چلیں تو رشید صاحب کہتے ہیں ہمارا تو خیال تھا کہ انکار کر دیں گے لیکن چل پڑے اور وہاں جا کر اس شخص نے پھر کھانے کا بھی انتظام شروع کر دیا۔ بڑی دیر تک وہاں رہے۔ آپ رات کو Late ایک بجے کے قریب پہنچے۔ لیکن یہ نہیں تھا کہ اس کو انکار کر دیں یا یہ کہیں کہ جلدی کرو میں نے جانا ہے۔

اسی طرح نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ یہ بھی لکھتے ہیں کہ جب مجھے چینی زبان سیکھنے کا ارشاد ہوا تو اس کے بعد ان سے رابطہ ہوا۔ وہاں چین کے بہت سے علاقوں میں جا کر دعوت الی اللہ کی توفیق ملتی رہی اور اس موقع پر عثمان چینی صاحب کی نہایت مفید رائے اور مشوروں سے بہت فائدہ اٹھایا۔ کہتے ہیں کہ خطوط کے ذریعہ سے وہاں میری رہنمائی کرتے تھے۔ اور کہتے ہیں کہ ہزاروں چینیوں کو زبانی اور کتب، فولڈر کی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملتا رہا۔ کہتے ہیں تقریباً ہر جگہ عثمان چینی صاحب کا ذکر نہایت اچھے الفاظ میں ہوتا رہا جو چین میں اسلام کے ایک بہت بڑے سکالر سمجھے جاتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں چینی زبان کا جو یادگار لٹریچر اپنے پیچھے چھوڑا ہے وہ کبھی آپ کو مرنے نہیں دے گا۔ ان کے قلم سے نکلی ہوئی چینی زبان کی بیسیوں کتب اور تراجم کا ایک سمندر ہے جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی خزائن سے اخذ کیا ہے اور ترجمہ کر کے لوگوں تک پہنچایا۔ ان کی فصیح و بلیغ چینی زبان بھی اپنے اندر ایک خاص کشش و جذب کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ کہتے ہیں اس بات کا اندازہ مجھے چین کے ایک مسلمان مدرسہ میں جا کر ہوا جہاں پہلی دفعہ جانے پر تو انہوں نے کوئی خاص ردّعمل ظاہر نہیں کیا۔ مسلمانوں کا جو علاقہ ہے وہاں مدرسہ میں گیا لیکن جب میں کچھ عرصہ بعد دوبارہ وہاں گیا تو تمام چینی مسلمان اور امام صاحب بڑا پیار کرتے اور بڑی چاہت سے ملتے تھے۔ اس پر ایک دوست سے میں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ جب میں پہلی دفعہ آپ کے پاس آیا تھا تو آپ میں اتنی چاہت نہ تھی جتنی اب ظاہر ہو رہی ہے۔ اس پر ایک چینی دوست نے بتایا کہ آپ جو چینی زبان کی کتب مولوی صاحب کو دے گئے تھے ان میں سے خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منتخب تحریرات کا چینی ترجمہ وہ خطبہ میں پڑھ کر سناتے ہیں تو ہمارے اندر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ہم نے اس سے پہلے اس قسم کی شاندار تحریرات اپنی پوری زندگی میں نہیں سنیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں مزید اس قسم کی کتب لا کر دیں۔

پھر یہ کہتے ہیں کہ چینی صاحب کے آبائی گاؤں میں جانے کا موقع ملا۔ ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں سے ملاقات ہوئی۔ سارے کے سارے عثمان چُو صاحب کا نہایت ادب اور محبت سے ذکر کرتے۔ ہر کوئی آتا اور عثمان چُو صاحب سے اپنا رشتہ بتا کر بڑی خوشی کا اظہار کرتا اور کہتے ہیں جتنے دن میں وہاں ٹھہرا سب نے بڑا خیال رکھا۔ بڑی مہمان نوازی کی۔

بڑی آؤ بھگت کی۔ صرف اس لئے کہ عثمان چینی صاحب کو میں جانتا ہوں اور جماعت احمدیہ کا نمائندہ ہوں۔ کہتے ہیں عثمان چینی صاحب کا چینی زبان میں کیا ہوا قرآن کریم کا ترجمہ نہایت سلیس اور آسان الفاظ میں ہر کسی کو سمجھ آنے والا ترجمہ ہے جس میں چینی زبان کی فصاحت و بلاغت کا معیار بھی جھلکتا نظر آتا ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ قرآن کریم کے دوسرے تراجم بھی چینی زبان میں موجود ہیں لیکن عثمان چو صاحب کا ترجمہ پورے چین میں یکساں مقبول اور سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا اندازہ بہت سے چینی علماء سے مل کر ہوا جو جماعت کے عقائد سے اختلاف رکھنے کے باوجود اس ترجمہ کو نہایت پسندیدہ نگاہ سے دیکھتے ہیں اور قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے حد درجہ چاہت رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ علاقے کے دورے کے دوران جب ایک بزرگ امام نے میرے پاس یہ ترجمہ دیکھا تو ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔ اِن کے پاس چینی صاحب والا ترجمہ تھا اور اس کو دیکھ کر انہوں نے نہایت خوشی کا اظہار کیا اور بار بار کہتے رہے کہ مجھے اس ترجمہ کی لمبے عرصہ سے تلاش تھی کیا آپ مجھے یہ قرآن کریم عطا کر سکتے ہیں؟ ہم نے انہیں کہا کہ اس وقت تو ہمارے پاس صرف ایک ہی نسخہ ہے۔ آپ اپنا ایڈریس بھجوا دیں ہم آپ کو عثمان چینی صاحب سے منگوا دیتے ہیں۔ تو کچھ دیر سوچ کر کہنے لگے کہ آپ یہ قرآن کریم تھوڑی دیر کے لئے مجھے ادھار دے دیں۔ میں اس کی فوٹو کاپی کروا لیتا ہوں۔ قریباً ساڑھے چودہ سو صفحات پر مشتمل اس ترجمہ کی فوٹو کاپی کرنے پر ان کا یہ شوق دیکھ کر ہم نے پھر ان کو قرآن کریم دے دیا اور وہ اتنے خوش ہوئے اور بار بار شکر ادا کرتے تھے کہ جیسے ان کو کوئی بے بہا خزانہ مل گیا۔ خزانہ تو یقیناً ہے۔ خوشی کا اظہار ان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

اسی طرح ان کے بیشمار رابطے تھے۔ ابھی بھی ان کے رابطے تھے۔ اسی طرح اور مبلغین جو وہاں رہے ہوئے ہیں انہوں نے بھی یہی لکھا ہے کہ چین میں جہاں بھی ہم جاتے تھے ہر جگہ چینی صاحب کا ذکر تھا۔ ظفر اللہ صاحب بھی وہاں مربی سلسلہ رہے ہیں۔ آجکل پاکستان میں ہیں۔ کہتے ہیں کہ 2004ء میں چینی صاحب جب پاکستان تشریف لے گئے تو اسلام آباد سے ربوہ کے سفر کے دوران کلر کہار کے علاقے میں مجھے لے جا کر وہ جگہ دکھائی جہاں آپ جامعہ میں تعلیم کے دوران آ کر چلّہ کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بھی بیان کیا کہ کس طرح ایک گھر میں تشریف لے گئے جن کے ہاں شادی کے دس سال بعد تک کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ چلّہ کے دوران چینی صاحب سے اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔ چینی صاحب نے دعا کی اور خواب میں دیکھا کہ ان کے صحن میں چارپائی پر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سوئے ہوئے ہیں۔ آپ نے یہ خواب ان کو سنائی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا کرے گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹے سے نوازا۔ یہ جب کلر کہار میں چلّہ کیا کرتے تھے تو مجھے بھی یاد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں ہم چھوٹے ہوتے تھے۔ میں بھی ایک دفعہ اس جگہ گیا تو نیچے ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور قرآن کریم ہاتھ میں تھا۔ دعائیں کر رہے تھے۔ پھر ہم لوگوں نے بچوں نے بھی اور بڑوں نے بھی ان کو دعا کے لئے کہا۔ بڑے مسکراتے ہوئے جواب دیا کرتے تھے اور بڑی شفقت کا سلوک کیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر نوری صاحب بھی لکھتے ہیں کہ 2004ء میں چودہ پندرہ سال قبل جب ان کا چیک اَپ کیا گیا تو تشخیص ہوا کہ ان کو دل کی بیماری ہے اور اس کا علاج بھی کوئی نہیں کیا جا سکتا۔ کہتے ہیں مجھے بہت پریشانی ہوئی کیونکہ محض دعا اور چند معمولی ادویات کے سوا اور کوئی ترکیب نہیں تھی۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے survival کے چانس بہت کم ہوتے ہیں اور چند سال سے زیادہ نہیں جی سکتے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ میں حیران ہوں کہ چینی صاحب کو کئی بار ملا ہوں اور علالت کے باوجود کمزوری کے آثار تو ظاہر ہوتے رہے لیکن اللہ کے فضل سے آپ نے کبھی اپنی بیماری کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں حائل نہیں ہونے دیا اور کام ہمیشہ کرتے رہے۔ کبھی یہ نہیں ہوا کہ بیماری کی وجہ سے کام نہ کریں یا عبادتوں میں کمی بلکہ ایک نے مجھے لکھا ہے کہ برف شدید پڑی ہوئی تھی ہمارا خیال تھا کہ چینی صاحب کے لئے آنا مشکل ہو گا۔ آج فجر کے وقت برف زیادہ ہے اور اس وقت چلا بھی نہیں جا رہا تو کوئی مسجد میں نہیں آئے گا لیکن کم از کم جا کے مسجد تو کھولتے ہیں لیکن کہتے ہیں جب ہم باہر نکلے تو برف پہ پاؤں کے نشان تھے اور جب اندر گئے تو دیکھا کہ چینی صاحب مسجد میں نہ صرف آئے ہوئے ہیں بلکہ بہت پہلے برف میں چل کر آئے اور آ کر تہجد کی نماز وہاں ادا کر رہے تھے۔

عطاء المجیب راشد صاحب نے ان کا جو خلاصہ لکھا ہے وہ اچھا خلاصہ ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے بہت بڑا خلا چھوڑا۔ بلند پایہ بزرگ تھے۔ کہتے ہیں مَیں چینی صاحب کی خصوصیات کے بارے میں سوچ رہا تھا تو مجھے ذہن میں آیا کہ بہت دعا گو اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ نمازوں کے بیحد پابند، بیماری اور کمزوری کے باوجود مسجد جانے والے، بہت نیک اور خدا ترس، بے ضرر انسان تھے۔ ہر ایک کی خیر خواہی کرنے والے اور نیک مشورہ دینے والے تھے۔ بہت سادہ مزاج اور بے تکلف انسان تھے۔ بہت مہمان نواز اور محبت بھرے اصرار سے مہمان نوازی کرنے والے تھے۔ بہت بلند ہمت اور کمزوری کے باوجود متحرک خدمت دین میں مصروف اپنی ذمہ داری کو بہت اخلاص محنت اور محبت سے ادا کرنے والے، خدمت دین کرتے چلے جانے کی ایک دُھن بہت نمایاں تھی۔ خلافت احمدیہ کے سچے، بے ریا اور باوفا خدمت گزار تھے۔ ہمیشہ بہت خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے ملتے تھے اور بیشمار ان کی خصوصیات ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے جو انہوں نے بیان کی۔

اللہ تعالیٰ مکرم عثمان چینی صاحب کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے اور ان کی اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو اور اسی طرح بچوں کو بھی ان کی دعاؤں اور نیکیوں کا وارث بنائے۔ ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔ مَیں اب نماز کے بعد ان کا نماز جنازہ بھی پڑھوں گا۔ انشاء اللہ۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنا چاہئے

کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 53)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے

جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا“

(ملفوظات، جلد 10 صفحہ 137)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

نیشنل مجلس عاملہ ناروے، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے، نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

فیملی ملاقاتیں، تقریب بیعت، ناروے میں حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد اور واقفین نو بچوں کی کلاس

مسجد بشارت اوسنابروک (جرمنی) میں ورود مسعود، مسجد بیت الناصر Issel Burg کی تقریب سنگ بنیاد

مسجدیں بنائیں اور اس نیت سے بنائیں کہ اسے عبادت کرنے والوں سے بھرنا ہے، یہ مسجد اس علاقہ میں انشاء اللہ بین الاقوامی حیثیت حاصل کرے گی

نن سپیٹ (ہالینڈ) میں ورود مسعود، ایک زرعی فارم کا وزٹ، ہیگ میں عالمی عدالت انصاف کی عمارت اور پینوراما کا وزٹ

فروٹ فارم، Seed فیکٹری اور Volendam کا وزٹ، لندن واپسی

(ناروے، جرمنی اور ہالینڈ میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

22رستمبر 2005ء (بروز جمعرات)

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری امور سرانجام دیئے۔

پانچ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی علاقہ میں ایک قریبی پارک Frogner میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سرسبز وشاداب پارک میں پیدل سیر کے لئے مختلف راستے بنے ہوئے ہیں۔ قریباً پچاس منٹ کی سیر کے بعد سوا چھ بجے حضور انور واپس تشریف لائے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج اوسلو شہر کے مختلف حلقوں کی 47 فیملیز کے 186 رافراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

23رستمبر 2005ء بروز (جمعۃ المبارک)

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر پڑھائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جماعت نے مسجد نور سے 16 کلومیٹر کے فاصلہ پر Furuseth Forum کے علاقہ میں ہال حاصل کیا تھا۔ ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے روانگی ہوئی۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر، اوسلو (ناروے) کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ناروے کی جماعت کو مالی تحریک کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا دوہرا ثواب ہے۔ ایک تو مالی قربانی کر کے آپ ثواب حاصل کر رہے ہوں گے تو دوسرا ثواب یہ ہے کہ آپ کی یہ مالی قربانی مسجد کیلئے ہے اور مسجد کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسجد تعمیر کرتا ہے وہ جنّت میں گھر بناتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ ناروے نے چند سال پہلے اپنی ضرورت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے ایک مسجد بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ وعدہ پورا نہیں ہو سکا۔ ہر ایک نے دوسرے کو الزام دینے کی کوشش کی۔ بہر حال ایک لمبی کہانی ہے۔ سوائے ایک بیسمنٹ کے کچھ تعمیر نہ ہو سکا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ افراد جماعت نے بہت قربانیاں کی ہیں شاید اپنی طاقت سے بڑھ کر پیش کی ہیں۔ لیکن ایک احمدی جب وعدہ کرتا ہے تو پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن شاید آپ لوگوں کی اس طرف توجہ نہ ہوئی یا پوری طرح آپ کو توجہ نہیں دلائی گئی اور یہ احساس نہ ہوا کہ ہم مسجد کی تعمیر کے عہد کو پورا نہ کر کے دنیاوی نقصان اٹھا رہے ہیں۔ جماعت نے زمین حاصل کی۔ اس پر خرچ ہوا۔ پھر کونسل نے بھی اعتراض کیا۔ دوسری مختلف تنظیموں نے بھی شور مچایا اور جو اس پر خرچ ہو چکا ہے وہ اس قدر ہے کہ اب فروخت کریں تو وہ قیمت نہیں ملتی۔

حضور انور نے فرمایا لیکن مجھے یقین ہے، جماعت کی سو سالہ تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جماعت کے افراد نے جب ایک منصوبہ کے تحت ایک ہو کر کام شروع کیا ہے تو اسے خدا کے فضل سے انجام تک پہنچایا ہے۔ آپ بھی اس ارادے سے کام شروع کریں تو مسجد یقیناً بن سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے آپ کے مردوں عورتوں کے چہروں پر اخلاص کے جذبات دیکھے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص ووفا میں کمی ہے۔ بعض دوسری کمیاں ہیں انہیں دور کریں۔ ایک دوسرے سے تعاون کریں خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ خدا تعالیٰ ایسے طریق پر آپ کے وعدوں کے سامان پورا کرنے کے سامان فرمائے گا کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔

حضور انور نے فرمایا: جو کمزور ہیں ان کو ساتھ لے کر چلیں۔ ان کو بتائیں کہ خدا کا گھر بنانے کے کیا فوائد ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ نئے سرے سے پلاننگ کریں۔ سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے منصوبہ بندی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آج دنیا میں ہر جگہ مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ آج دنیا میں دشمن جہاں اس کا زور چلتا ہے ہماری مساجد کو نقصان پہنچانے یا بند کروانے کی کوشش کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج ان ملکوں میں جہاں امن ہے۔ مالی حالات بہتر ہیں خدا کے نام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر بہتر حالات ہونے کے بعد آپ نے خدا کے گھر اور اس کے روشن میناروں کو تعمیر نہ کیا تو یہ ناشکری ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ یہ آخری موقع ہے اگر اب اجازت ملنے کے بعد تعمیر نہ کر سکے تو زمین ہاتھ سے نکل جائے گی اور یہ ناشکری ہوگی۔ اور رقم جو لگی ہے وہ ضائع ہو جائے گی۔ پس آج ایک ہو کر خدا کی رضا کے لئے اس گھر کی تعمیر کریں تو جنّت میں اپنے گھر بنا رہے ہوں گے۔ ہر بڑے کام کے لئے بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا یاد رکھیں اگر آج آپ نے یہ موقع ضائع کر دیا تو بعد میں جماعت کی کئی مساجد اس ملک میں بنیں گی۔ لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع ملا تھا لیکن یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔ خدا نہ کرے کہ کبھی یہ موقع آئے۔ پس آپ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ دل سے فدا ہیں۔ پس نوجوان توجہ کریں، بوڑھے بھی توجہ کریں اور عورتیں بھی توجہ کریں۔ بچے بھی پیچھے پڑیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: آپ کے اخلاص ووفا میں کوئی شک نہیں ہے۔ گزشتہ سال 67 موصی تھے اب بڑھ کر 191 ہو گئے ہیں۔ اب ہو سکتا ہے کہ آپ جلد نصف تک کے ٹارگٹ تک پہنچ جائیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگ مالی قربانیاں کرتے ہیں۔ پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ سر جوڑ کر بیٹھیں گے تو برکت پڑے گی۔ پس آپ میں سے ہر ایک آج اس ارادے کے ساتھ اٹھے کہ چاہے جو مرضی ہو جائے، جو مرضی بیت جائے ہم نے اس گھر کو تعمیر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب دستور علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔ تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بیعت کی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین افراد، دو مرد احباب اور ایک خاتون نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ دونوں مرد احباب نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر کے قطعہ زمین اور اب تک تعمیر ہونے والے ہال اور مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ آرکیٹیکٹ صاحب اور منتظمین کو ہدایات دیں اور فرمایا اب انشاء اللہ یہ مسجد بن جائے گی۔

مسجد بیت النصر کی تعمیر کیلئے یہ قطعہ زمین 1994 میں حاصل کیا گیا تھا۔ یہ قطعہ زمین اوسلو شہر کے علاقہ Furuseth Forum میں واقع ہے۔ بہت ہی مناسب اور ہر لحاظ سے موزوں جگہ ہے اور مین ہائی وے کے اوپر ہے۔

اس معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ قبرستان تشریف لے گئے۔ احمدیہ قبرستان اوسلو شہر ALFASET GRAVLUND میں واقع ہے۔ مسجد بیت النصر کے قطعہ زمین سے اس کا فاصلہ چار کلومیٹر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے قطعہ موصیان تشریف لے گئے اور وہاں پر مدفون موصیان کیلئے دعا کی۔ اس کے بعد حضور قطعہ برائے عام قبرستان

تشریف لائے اور یہاں پر بھی دعا کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجے واپس مسجد نور اوسلو تشریف لائے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور نے تمام قائدین سے باری باری ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہر ایک کو ہدایات سے نوازا۔

نائب صدر صف دوم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے انصار کیلئے آپ کے پروگرام علیحدہ ہونے چاہئیں۔ صف دوم کے انصار کیلئے آپ نے کوئی پروگرام نہیں بنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا عہدہ لے لینا اور کام نہ کرنا یہ اپنے نفس کے ساتھ بھی دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ انصار اللہ کا کانسٹی ٹیوشن پڑھیں اور کام کریں۔

صدر مجلس انصار اللہ ناروے نیشنل مجلس عاملہ ناروے میں سیکرٹری تعلیم بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ بہت سے قائدین عاملہ مجلس انصار اللہ کے پاس جماعت کی نیشنل مجلس عاملہ میں بھی عہدے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جو مجلس عاملہ انصار اللہ کے عہدیدار ہیں ان کے پاس کوئی دوسرا عہدہ نہیں ہوگا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر ناروے کو فرمایا کہ آپ پہلے یہ جائزہ لیں کہ کس کو جماعت کے عہدہ سے ہٹانا ہے اور کس کو انصار اللہ کے عہدے سے ہٹانا ہے۔ فرمایا پہلے جائزہ لے کر مجھ سے منظوری حاصل کریں پھر ان کو ہٹا کر ان کی جگہ نیا انتخاب کروائیں۔

قائد تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کب تبلیغی دورے کرتے ہیں۔ سال میں کتنے دورے کئے ہیں۔ جس جگہ ایک دفعہ گئے ہیں کیا دوبارہ بھی وہاں کا دورہ کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ انصار اللہ میں سے ٹیمیں نکالیں۔ مختلف علاقوں کے لئے ٹیمیں بنائیں جو وہاں جائیں اور تبلیغ کریں اور پھر مسلسل رابطے رکھیں۔ ٹیموں کو Activate کریں۔ یہ دورے کریں اور بار بار جائیں۔ ایک دفعہ جانے سے تو پتا نہیں چلتا۔ نہ تو آپ کو قیافہ شناسی ہے کہ ایک دفعہ وہاں جا کر ہی سب کچھ پتا چل جائے اور نہ ہی اگلا شخص پہلی مرتبہ کھل کر اظہار کرتا ہے۔ فرمایا بار بار رابطہ کریں۔ فرمایا یہاں ترک، بوزنین، سربین ہوں گے۔ جائزہ لیں کہ یہ لوگ کہاں کہاں آباد ہیں۔ کہاں ان کی پاکٹس ہیں وہاں جائیں اور کام کریں اور رابطے اور تعلق بڑھائیں۔

قائد تجنید کو حضور انور نے اپنی تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قاعدہ یہ ہے کہ جو لوگ یہاں سے شفٹ ہوئے ہیں لیکن ان کی کمائی ناروے میں ہے تو چندہ ناروے میں ہی دینا ہے۔

قائد تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ سال میں اجتماع کے علاوہ بھی امتحان لیں۔ کم از کم سال میں ایک دفعہ تو لیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کر لیں اور پھر اس کا امتحان لیں۔ فرمایا آپ نے رسالہ وصیت انصار کو پڑھنے کیلئے دیا ہے تو چیک کریں کہ کتنوں نے پڑھا ہے۔

قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہ بھی جائزہ لیں کہ گھروں میں نمازیں پڑھی جا رہی ہیں اور بچے نمازیں پڑھ رہے ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں۔ انصار اللہ کو اس طرف مسلسل توجہ دلاتے رہنا آپ کا کام ہے۔ حضور انور نے قائد صحت جسمانی وذہانت کے کام کا بھی جائزہ لیا۔

قائد عمومی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی مجالس سے ہر ماہ رپورٹس لیا کریں اور مجھے باقاعدگی سے ہر ماہ آپ کو طرف سے رپورٹ آنی چاہئے۔ جس ماہ کوئی کام نہیں ہوا۔ اس ماہ کی رپورٹ میں یہ لکھیں کہ کوئی کام نہیں ہوا لیکن رپورٹ ہر ماہ ضرور بھجوانی ہے۔

قائد مال سے حضور انور نے انصار اللہ کے سالانہ بجٹ، کمانے والے انصار، چندہ مجلس دینے والے انصار اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔ قائد مال لمبا عرصہ ملک سے باہر رہنے کی وجہ سے پوری طرح معلومات پیش نہ کر سکے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں ہدایت فرمائی کہ اگر آپ ملک سے باہر رہتے ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ جماعت سے، نظام سے اور اپنے عہدے سے انصاف کرتے ہوئے اپنا اسسٹنٹ بنا کر رکھنا تھا۔ چندہ کے معیار کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پیسے اکٹھے کرنا مقصد نہیں ہے۔ احساس دلانا مقصد ہے کہ قربانی کیا چیز ہے۔

قائد ایثار کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بوڑھوں کے پاس چلے جایا کریں۔ اسی طرح ہسپتالوں میں جایا کریں۔ مریضوں کی عیادت کریں، پھل پھول وغیرہ ساتھ لے گئے۔ اس طرح رابطے اور تعلقات بڑھیں گے اور خدمت بھی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا یہ کمال نہیں ہے کہ آپ نے کیا کام کیا۔ کمال یہ ہے کہ آپ نے دوسروں سے کیا کام کروایا۔ فرمایا آپ سب اپنے عہدوں کا حق ادا کریں اور وقت دیا کریں۔ فرمایا یہاں انصار کی بڑی تعدا د نہیں ہے آپ ہر ایک کو Active کر سکتے ہیں۔ آپ کو تو دنیا کے لئے نمونہ ہونا چاہئے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

مجلس انصار اللہ کی میٹنگ کے بعد چھ بجے واقفین نو بچوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سفیر احمد زرتشت نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم فراز احمد چوہدری نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم نبیل احمد انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ حدیث پیش کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے پیارے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب تم اس کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا خواہ اس کے لئے تمہیں برف پر گھٹنوں کے بل چل کر ہی کیوں نہ جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔

بعد ازاں پانچ بچوں عزیزم دانیال احمد، عدنان احمد انور، بلال ناصر، عامر ندیم خان اور عزیزم سیّد ریّان احمد نے مل کر گروپ کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ؎ 'یا عین فیض اللہ و العرفانِ' کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد میں ان اشعار کا اردو ترجمہ عزیزم نبیل ناصر نے پیش کیا۔

اس عربی قصیدہ کے بعد عزیزم ایاد احمد زرتشت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎ 'اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال' ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد عزیزم عامر انیق احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت ''امن کا پیغامبر'' کے عنوان پر تقریر کی۔ پروگرام کے آخر پر عزیزم مصور احمد شاہد نے ''ناروے، ایک خوبصورت سرزمین'' کے عنوان کے ساتھ ملک ناروے کا تعارف کروایا اور ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائیں۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچوں کو ٹوپیاں عطا فرمائیں اور کھانے پر مشتمل پیکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ واقفین نو بچوں کی یہ کلاس چھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ مدیحہ عروج نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ عفراء فرحت نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ باریچہ ماہم نسیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق عالیہ کے بارہ میں حدیث پیش کی۔

جس کے بعد عزیزہ راحیلہ ہارون اور کومل ندا ساجد نے مل کر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

بدرگاہ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔ بعد ازاں 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عورتوں پر احسانات' کے عنوان پر عزیزہ ردا سحر خان نے تقریر کی۔ پروگرام کے آخر پر عزیزہ بشریٰ بدر، عزیزہ قدسیہ بشارت اور عزیزہ سحر طارق نے مل کر ''ناروے چھ ماہ دن چھ ماہ رات کی سرزمین'' کے عنوان سے ملک ناروے کا تعارف کروایا اور تعارف کرواتے ہوئے ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائیں گئیں۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ واقفات نو بچیوں کی کلاس ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ اوسلو کے مختلف حلقوں کی 15 فیمیلیز کے 61 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

24 ستمبر 2005ء (بروز ہفتہ)

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

10 بجکر 40 منٹ پر ممبر پارلیمنٹ ناروے Mr.Lars-Riise حضور انور سے ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ یہ ممبر پارلیمنٹ اس سال اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ سالانہ یوکے پر بھی آئے تھے اور جلسہ کے دوسرے روز انہوں نے مختصر تقریر بھی کی تھی اور حضور انور کے ساتھ ملاقات بھی کی تھی اور بہت متاثر ہو کر واپس گئے تھے۔ آج یہ خاص طور پر حضور انور سے ملنے کیلئے آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ان کی یہ ملاقات 35 منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور نے ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد سوا گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت اوسلو کے 53 خاندانوں کے 235 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں 16 بچے اور 7 بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ عاملہ کی ممبرات سے باری باری ان کے شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام اور پروگراموں کا جائزہ بھی لیا اور ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں ہر ایک کی تفصیل سے رہنمائی فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کے ساتھ یہ میٹنگ پونے چھ بجے تک جاری رہی۔

استقبالیہ تقریب میں شرکت

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد نور اوسلو سے Grand Hotel جانے کیلئے روانہ ہوئے جہاں جماعت ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

Grand Hotel کا شمار ناروے کے مشہور اور عظیم الشان ہوٹلوں میں ہوتا ہے۔ یہ ہوٹل اوسلو شہر کے وسط میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے واقع ہے۔ 6 بجے

کلامُ الامام

''اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور
خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 422)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے تو جماعت کی طرف سے ناروے کے سب سے پہلے مقامی احمدی نور احمد بولستاد صاحب نے بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ ہوٹل کے مین دروازہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور چند قدم آگے بڑھے تو ہوٹل Lounge میں Loren Skog ضلع کے میئر Mr.Age Tovan لیبر پارٹی کے سیکرٹری اور نومنتخب وزیر اعظم کے نمائندہ Mr.Rune Takle اور ممبر پارلیمنٹ Mr.Lars Riise ان تینوں نے مل کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور تینوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

اسکے بعد حضور انور ہوٹل کے اُس ہال میں تشریف لے گئے جہاں استقبالیہ تقریب کا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم نور احمد بولستاد (Bolstad) صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کیا اور اس تقریب کی غرض وغایت بیان کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فواد محمود خان صاحب نے کی اور اس کا نارویجن ترجمہ عزیزم حمزہ راجپوت صاحب نے پیش کیا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد ضلع Lorn Skog کے میئر جناب Age Tovan صاحب نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ میئر نے کہا کہ گزشتہ سال جماعت ناروے کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے میں نے حضور انور کو ناروے آنے کی دعوت دی تھی اور آج مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ حضور ناروے میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میئر نے کہا کہ ناروے میں مکمل طور پر مذہبی آزادی ہے اور مذہب کا احترام کرنا ہمارا فرض ہے۔ جماعت ناروے کے ساتھ میرے پرانے تعلقات ہیں۔ میں جماعت کے ممبران کو ایک لمبے عرصہ سے جانتا ہوں۔ یہ نہایت اچھے لوگ ہیں اور میں ان کا احترام کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں علم ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کو کن کن مشکلات کا سامنا ہے۔ ہم اس کے لئے فکرمند ہیں اور ہم پوری طرح آپ کے ساتھ ہیں۔ آخر پر میئر نے ایک دفعہ پھر حضور انور کو اوسلو آمد پر خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں اپنے ضلع کا نشان پیش کیا۔

اسکے بعد Oslo شہر کے میئر کے نمائندہ Stian Rosland نے اپنی تقریر میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے میئر کی طرف سے جذبات خیر سگالی پیش کئے اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اوسلو کے میئر قبل ازیں حضور انور سے مسجد نور جا کر ملاقات کر چکے ہیں۔ آج انہوں نے مجھے اپنا نمائندہ بنا کر بھجوایا ہے۔

انہوں نے کہا کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ ناروے مسلمانوں کی اقلیّت میں بھی ایک اقلیّت ہے مگر ناروے میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم کی خدمات کا ذکر کیا کہ یو.این.او میں اور عالمی عدالت انصاف ہیگ کے صدر کی حیثیت سے اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے ان کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ اسی طرح انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی خدمات کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے 1979ء میں فزکس نوبل انعام حاصل کیا تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آخر پر جماعت کے ممبران کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جماعت کے ممبران پڑھے لکھے اور مہذب لوگ ہیں۔

انکے بعد تیسرے مقرر ناروے کی لیبر پارٹی کے سیکرٹری Rune Takle صاحب اسٹیج پر تشریف لائے۔ موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور ناروے کے نئے منتخب وزیر اعظم Hon.Jens Stolten Berg کی طرف سے معذرت کی کہ وہ بوجہ نہایت ضروری میٹنگ کے نہیں آسکے اور میں ان کی نمائندگی میں آیا ہوں۔

وزیر اعظم ناروے کا پیغام

انہوں نے جناب Jens Stolten Berg صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں نومنتخب وزیر اعظم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ناروے آنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ نومنتخب وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں کہا کہ جماعت کے ممبران ناروے میں قوانین کا احترام کرتے ہوئے ناروے کی ترقی کیلئے بہت کام کرتے ہیں اور ہمارے لئے بہت اہم ہیں اور اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے تعلقات جماعت ناروے کے ساتھ بہت اچھے ہیں اور جماعت ناروے ہمیشہ ہمارے لئے مدد ومعاون ثابت ہوئی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تعلقات جماعت کے ساتھ ہمیشہ اچھے رہیں۔

آخر پر انہوں نے ایک دفعہ پھر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور سے مصافحہ کیا اور شکریہ ادا کیا۔ ان کے بعد حضور انور کے خطاب سے قبل آخری مقرر Lars Rise ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ میں لندن جلسہ سالانہ پر گیا تھا اور وہاں بھی حضور انور سے ملا تھا اور جلسہ پر تقریر بھی کی تھی۔ اتنے بڑے مجمع میں تقریر کرکے بہت متاثر ہوا تھا۔

انہوں نے کہا جماعت کے ساتھ میرے پرانے گہرے تعلقات ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کو بہت سی مشکلات ہیں۔ ہم نے ناروے حکومت کی طرف سے آواز اٹھائی تھی اور ہمیشہ اٹھاتے رہیں گے۔

انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے باہمی روابط اور تعلقات مزید گہرے ہوتے چلے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضور انور نے جس طرح اسلام اور عیسائیت کی مشترکہ اعلیٰ اقدار کی طرف توجہ دلائی ہے۔ خصوصیت سے آپ کا ماٹو Love For All Hatred For None یہ ہمارا مشترکہ اعلامیہ ہے۔ افسوس ہے کہ آپ جیسی پرامن جماعت کو پاکستان اور انڈونیشیا میں تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

موصوف نے اپنی تقریر کے آخر پر کہا ہم بہت خوش ہیں کہ حضور انور ناروے میں تشریف لائے ہیں اور ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ آج حضور انور ہم میں یہاں موجود ہیں۔

حضور انور کا خطاب

انکے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی مسلمان اسلام کی تعلیم کو قرآن مجید کی ہدایت کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔ قرآن کریم ہمیں Absolute Justic کی تعلیم دیتا ہے۔ ہر صورت میں انصاف اور عدل پر قائم رہتے ہوئے، دشمن کی دشمنی کے باوجود، صرف خدا سے ڈرتے ہوئے انسان کے حقوق ادا کئے جائیں اور عدل سے کام لیا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سچی گواہی اگر اپنے رشتہ داروں اور عزیز ترین دوست کے مفاد کے خلاف بھی ہو تب بھی انصاف اور عدل کو قائم رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایسے مذہب کو جو عدل وانصاف کے قائم کرنے میں کسی اور رعایت کو خاطر میں نہیں لاتا خوامخواہ اس کو ظالمانہ مذہب تصور کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کا تقویٰ اور خوف دل میں ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کے ہاتھ سے کوئی ظلم نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا کا خوف اور تقویٰ دل میں ہو اور ساتھ ظلم بھی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے بانی جن کا دعویٰ ہے کہ وہ اس زمانہ کے مہدی اور مسیح ہیں انہوں نے بھی یہی تعلیم دی ہے کہ ایک خدا کی دلی محبت اور اخلاص سے عبادت کرو اور انسانی ہمدردی میں اپنی صلاحیتوں کو وقف کرو۔ بغاوت، فتنہ وفساد سے بکلّی پرہیز کرو اور ایسے شخص کو جو معاشرہ میں فساد پھیلاتا ہے اپنی مجالس میں ہرگز جگہ نہ دو۔

اگر مجھ سے تعلق رکھنا چاہتے ہو اور میری جماعت سے وابستہ ہونا چاہتے ہو تو ظلم سے بچو۔ تمام بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھو۔ بری صحبت سے بچو اور اپنے ہاتھوں کو برائی سے روکو۔ ہر انسان سے محبت کرو، کسی سے ظلم نہ کرو۔ ہر گناہ سے بچو اور نیکی اختیار کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ آپ کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ کتنی خوبصورت تعلیم ہے۔ جماعت اس کو ہمیشہ اپنے سامنے بطور رہنمائی رکھتی ہے۔ ہم اس کو تمام دنیا میں پھیلا رہے ہیں کہ دنیا خدا کو، اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور دنیا میں امن، محبت اور بھائی چارہ قائم ہو۔ حضور انور نے فرمایا معاشرہ کو امن اور محبت کا گہوارہ بنانے میں جماعت احمدیہ اپنا ایک کردار رکھتی ہے۔ اپنے حسن عمل اور نیک نمونہ سے اس میں ہمیشہ پیش پیش رہی اور رہتی ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معزز مہمانوں سے فرمایا کہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اپنا قیمتی وقت نکال کر یہاں تشریف لائے۔

حضور انور کے خطاب کے بعد مہمان باری باری حضور انور سے ملاقات کیلئے سٹیج پر تشریف لاتے رہے۔ بعض مہمانوں نے حضور انور کو پھول پیش کئے۔ حضور انور ان مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔

مہمانوں کیلئے مشروبات، چائے کافی اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مہمان ریفریشمنٹ کے دوران بھی حضور انور کے پاس آتے رہے اور حضور انور سے ملتے رہے۔ تصاویر مسلسل بنائی جارہی تھیں۔

اس تقریب میں 66 مہمان شامل ہوئے جن میں چار ممبر پارلیمنٹ، چھ میئرز، پانچ ڈپٹی میئرز، 38 کونسلرز اور پانچ ڈپٹی ممبر پارلیمنٹ اور وکلاء، دانشور اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لائے اور باری باری سب مہمانوں کے پاس پہنچ کر انہیں شرف مصافحہ بخشا، تعارف حاصل کیا اور ان سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور بعض نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور نے ہمیں کتنی عزّت دی ہے کہ ہمارے پاس چل کر ہمیں ملنے کے لئے آئے ہیں۔

پریس اور میڈیا کے نمائندے بھی اس تقریب میں موجود تھے جو مسلسل حضور انور کی تصاویر کھینچ رہے تھے۔

7 بجے کے قریب یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد نور اوسلو تشریف لے آئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے معتمد سے دریافت فرمایا کہ آپ کی کتنی مجالس آپ کو رپورٹ بھجواتی ہیں۔ فرمایا تمام مجالس سے رپورٹ لیا کریں اور ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی ماہانہ رپورٹ مجھے بھجوایا کریں۔ فرمایا جس ماہ کوئی کام نہ ہوا ہو لکھ دیا کریں کہ کام نہیں ہوا۔ لیکن رپورٹ باقاعدہ بھجوانی ہے۔

مہتمم مال سے حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ بجٹ، چندہ دینے والے خدام کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ آپ کے چندہ کا معیار بہت کم ہے۔ اس بارہ میں سوچیں۔ کوئی Base ہونی چاہئے۔ صرف پیسے لینا مقصد نہیں ہے بلکہ قربانی کا مادہ پیدا کرنا مقصد ہے اور دیکھنا ہے قربانی کا مادہ کتنا پیدا کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جتنا چندہ بھی لینا ہے روح ہونی چاہئے کہ میں قربانی کرنی ہے۔ فرمایا تربیت کا بھی کام ہے اور شعبہ مال کا بھی کام ہے کہ وہ مل کر کوشش کریں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اطفال کی مجموعی تعداد، معیار صغیر اور معیار کبیر کے اطفال اور ان کے چندوں اور سالانہ بجٹ کا جائزہ لیا۔

مہتمم تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس جو اطفال کی تجنید ہے وہ اطفال کو دے دیں اور اپنا بوجھ ہلکا کریں۔ مہتمم اطفال کی اپنی مجلس عاملہ ہوتی ہے۔ اطفال کی تجنید کا ریکارڈ رکھنا ان کی اپنی ذمہ داری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’پس ایک مومن کا یہ کام ہے کہ اپنی کوششوں اپنی عبادتوں، اپنی دعاؤں، اپنے اخلاق کو انتہا تک پہنچاؤ‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’مومنوں کو نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے اور نماز کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

تجنید کو ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید ہر لحاظ سے مکمل کریں۔ نئے احمدیوں کو تجنید میں شامل کریں۔

مہتمم تربیت برائے نو مبائعین کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام کی عمر کے جو نو مبائعین ہیں ان کی فہرست جماعت کے سیکرٹری نو مبائعین سے حاصل کریں، سیکرٹری تبلیغ سے حاصل کریں اور ان کی تربیت کریں اور اپنے نظام میں شامل کریں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر ماہ جو تربیتی کلاس ہوتی ہے وہ علیحدہ ہو۔ اس کے علاوہ سال میں ایک کلاس کیوں نہیں لگاتے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام نمازیں پڑھتے ہیں۔ کتنے باجماعت پڑھتے ہیں۔ کتنے ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ یہ ریکارڈ آپ کے پاس ہو اور خدام کی مزید تربیت کریں اور جو برائیاں ہیں وہ ختم کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب، خلفاء کی کتب سے اقتباسات نکال کر دیں۔ وہ پڑھیں۔ فرمایا وقت دیا کریں۔ آپ مہتمم تربیت ہیں۔

مہتمم خدمت خلق کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام خون کا عطیہ دیں۔ احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن کے نام پندرہ بیس خدام رجسٹرڈ کروائیں۔ جب ضرورت ہو خون دے سکتے ہیں۔ جماعت کا امیج قائم ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ ہر وہ کام اختیار کرنا چاہئے جس سے جماعت کا تعارف ہوتا ہو۔ حضور انور نے فرمایا Old Peoples 's Home میں جایا کریں۔ پھل وغیرہ ساتھ لے جایا کریں۔ اس طرح آپ کے رابطے ہوں گے اور تعلقات بڑھیں گے۔

حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ جو کام بھی آپ کے سپرد ہے اہم کام ہے۔ کسی چیز کو بھی چھوٹا نہ سمجھیں۔ جو بھی ڈیوٹی ہو، جہاں بھی لگائی جائے پوری ذمہ داری سے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جنگ احد کا واقعہ محفوظ کر دیا ہے۔ ہر کام ذمہ داری کے ساتھ کریں۔

حضور انور نے مہتمم تبلیغ اور مہتمم امور طلباء کو ہدایت فرمائی کہ دونوں مل کر یونیورسٹیوں میں سمپوزیم کے پروگرام بنائیں۔ طلباء کے ذریعہ پروگرام بنائیں۔ مختلف مذاہب کو بلائیں، تبادلہ خیال ہو۔ اس سے کافی باتیں کھل جاتی ہیں۔ جماعت کا تعارف ہو جاتا ہے اور رابطے بڑھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا تبلیغ کیلئے مختلف پاکٹس تلاش کریں۔ عرب آبادیاں ہیں وہاں جائیں اور کام کریں۔ تبلیغ کے لئے نئے راستے نکالیں اور چھوٹی جگہوں پر جا کر تبلیغی رابطے کریں۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مسجد میں اِن ڈور کھیلوں کا پروگرام بنائیں۔ لجنہ کے لئے بھی علیحدہ پروگرام ہو۔

مہتمم صنعت وتجارت کو حضور انور نے فرمایا جن نوجوانوں نے تعلیم چھوڑ دی ہے ان کو ٹیکنیکل سائیڈ کی طرف گائیڈ کریں۔

مہتمم وقار عمل کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نئی مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کرنا ہے۔ خدام اور صف دوم کے انصار کام کریں۔ وقار عمل کے ذریعہ ایک بڑی رقم کی بچت ہو سکتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

اسکے بعد نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

جنرل سیکرٹری سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کتنی جماعتیں ہیں اور ان میں سے کتنی جماعتوں میں نماز سنٹر ہیں اور ان میں کتنے فیصد حاضری ہوتی ہے۔ فرمایا تمام جماعتوں میں نماز سنٹر بنائیں اور نمازوں کی حاضری کی طرف توجہ دیں اور نماز سنٹر میں روزانہ نمازیں ہونی چاہئیں۔

شعبہ امور خارجہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے ممبران سے رابطے ہیں۔ فرمایا اپنے رابطے اور تعلقات بڑھائیں۔ حضور انور نے فرمایا ڈاکٹرز ہیں ان کے تعلقات ہیں ان کے ذریعہ رابطے قائم کریں۔ اپنے رابطوں کے ذرائع کو کھولیں اور مختلف لوگوں کے ذریعہ رابطے اور تعلق بڑھائیں تو بہت بہتر صورتحال ہو سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا پڑھے لکھے لوگوں کو چنیں اور ان کے ذریعہ اپنے رابطے بڑھائیں۔ اس طرح آپ بڑی تعداد میں ہائی لیول پر اپنے رابطے بڑھا سکتے ہیں۔

سیکرٹری امور خارجہ نے کہا انشاء اللہ آئندہ ہم ایسا کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ کہہ کر خدا کو نیک کام میں گواہ بنا رہے ہیں تو پھر کام کیا کریں۔ خدا تعالیٰ نیک کام چاہتا ہے۔

حضور انور نے شعبہ اشاعت کو ہدایت فرمائی کہ ایک ٹیم بنائیں۔ کتابوں کی فہرست بنائیں اور ترجمہ کا کام شروع کروائیں۔ مترجمین کی ٹیمیں بنائیں اور نوجوانوں کو کام میں شامل کریں۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے تفصیل کے ساتھ جماعت کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے فرمایا جو چندہ شرح سے کم دیتے ہیں وہ مجھ سے باقاعدہ اجازت لیں، ایک نظام ہے اس کی پابندی کریں۔ ان کو احساس تو ہو کہ ایک نظام ہے اور ہم نے اس کی پابندی کرنی ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال کو حضور انور نے ہدایت دی کہ جو چندہ میں سست ہیں اور پیچھے ہیں ان کو مسلسل پیار سے سمجھاتے رہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری وصایا کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو کمانے والے افراد ہیں ان کا پچاس فیصد وصیت کے نظام میں شامل ہو۔

سیکرٹری تربیت برائے نو مبائعین کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ گزشتہ سالوں میں جو بوزنین، البانین احمدی ہوئے تھے ان سے آپ کا رابطہ قائم رہنا ضروری تھا۔ اگر آپ کا اُن سے رابطہ ہوتا تو آج پتا ہوتا کہ یہ کہاں شفٹ ہوئے ہیں۔ آپ کو پتا ہوتا آپ آگے اطلاع کر سکتے تھے۔ رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جن لوگوں سے آپ کا رابطہ ہے ان کو یہاں لانے کا سپیشل پروگرام بنانا چاہئے تھا۔ جو کوشش ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہوئی۔

سیکرٹری امور عامہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ فارغ بیٹھے ہیں ان کا جائزہ لیں۔ یہاں کام کے مواقع ہیں۔ کام کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا پڑھائی کے دوران جو وقفہ ہوتا ہے اس میں ان کو کام میں لگانا چاہئے تاکہ خراب نہ ہوں۔ فرمایا اپنی ٹیم بنائیں۔ پروگرام بنائیں کہ کس طرح گائیڈ کرنا ہے۔ فرمایا نوجوانوں کو Job دلوانا اور پھر ان کی لائن کے Job دلوانا اس کیلئے آپ کی ٹیم ہو جو انٹرنیٹ پر ملازمتیں تلاش کرے اور ان لوگوں کو بتائے کہ کہاں کہاں ان کی لائن کی ملازمتیں موجود ہیں۔ پھر بزنس ہیں ان کے بارہ میں آپ کی ٹیم رہنمائی کرے۔

سیکرٹری وقف نو کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ واقفین نو بچے ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں پہلے شامل ہوں۔ بعد میں ان کے اپنے پروگرام ہوں۔ ان کے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ یہ ذیلی تنظیموں کا اُسی طرح حصہ ہیں جس طرح دوسرے بچے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بچپن سے ہی ان کی ٹریننگ ہونی چاہئے کہ بہن بھائیوں سے نہیں لڑنا۔

شعبہ تعلیم کو حضور انور نے فرمایا کہ طلباء کی لسٹیں بنائیں اور سارا Data ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہئے۔

امین کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کانسٹی ٹیوشن میں اپنے فرائض پڑھیں تاکہ پتا چلے کہ آپکا کیا کام ہے۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے فرمایا کہ جو سامان وغیرہ مشن ہاؤس میں، جماعتی عمارات میں موجود ہے اس کو صاف رکھا کریں۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے فرمایا کہ اپنے روٹین کے پروگرام سے باہر نکلیں، تبلیغ کے لئے نئی نئی جگہیں اور پاکٹس تلاش کریں۔ مختلف قوموں میں جائیں، تعلقات بنائیں اور رابطے قائم کریں۔ جہاں چھوٹی آبادیاں ہیں وہاں جا کر دیکھیں ان کو پیغام پہنچائیں۔ غیر ممالک سے آنے والی قوموں کی پاکٹس ہیں وہاں جائیں اور کام کریں اور تبلیغ کے لئے نئی راہیں تلاش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر قاضی حضرات بھی اس میٹنگ میں شامل ہوئے۔ حضور انور نے قاضی صاحبان کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں کے عائلی قوانین کا پتا کر کے بتائیں کہ آپ سے فیصلہ کروانے کے بعد کورٹ میں کیوں جاتے ہیں۔ ہر ایک کورٹ میں چلا جاتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ کسی کو جب تک قضاء نہ کہے یا امور عامہ، نظام جماعت نہ کہے کورٹ میں نہیں جانا چاہئے۔ فرمایا اجازت لئے بغیر کورٹ میں نہیں جاسکتے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں، لڑکیوں سے سوالات نہ کیا کریں۔ اگر عورت نے خلع کی درخواست دی ہے تو یہ اس کا حق ہے قضاء کا حق نہیں ہے کہ صلح کی کوشش کرتی رہے۔ قضاء کا کام ہے کہ حکمین مقرر کرے اور جب فیصلہ ہو جائے تو حقوق کا تعیّن کرے اور حقوق دلوائے۔

خلع، طلاق علیحدگی کے جو مقدمات قضاء میں آتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر والدین اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر رہے ہوں تو ایسے کیس نہیں آنے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا علیحدگی کی ابتداء لڑکوں کی طرف سے زیادہ ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو رشتے باہر کے ممالک میں ہوتے ہیں ان میں جلدی نہ کیا کریں بلکہ پہلے پوری تحقیق کروایا کریں۔ حضور انور نے فرمایا شروع سے ہی اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ بعد میں جھگڑوں کی اور علیحدگی کی نوبت ہی نہ آئے۔

نیشنل مجلس عاملہ ناروے اور قضاء ممبران کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ اسکے بعد حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج ناروے میں قیام کا آخری دن تھا۔

......☆......☆......☆......

25 ستمبر 2005ء (بروز اتوار)

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

سویڈن سے ہوتے ہوئے کیل (جرمنی) کا سفر

آج پروگرام کے مطابق ناروے سے براستہ سویڈن، ڈنمارک اور جرمنی سے ہوتے ہوئے ہالینڈ کیلئے روانگی تھی۔ اور آج رات کا قیام Kiel (جرمنی) میں تھا۔

صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ نیشنل مجلس عاملہ ناروے، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے، قضاء بورڈ کے ممبران اور دیگر مختلف شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے خدام نے علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اپنے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین، بچے بوڑھے مسجد نور اوسلو میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ خصوصاً خواتین اور بچیوں کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔ بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو سفید اور سبز رنگ کے رومال لئے ہوئے اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے آقا کو الوداع کہہ رہی تھیں۔ اس جدائی کی گھڑی میں خواتین اور بچیوں کا اپنے پیارے آقا سے عشق اور محبت کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں سے جاری تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور قافلہ سویڈن کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد ناروے کا بارڈر کراس کر کے سویڈن کی حدود میں داخل ہوئے۔ بارڈر کراس کرنے سے قبل ایک ریسٹورنٹ میں کچھ دیر کیلئے رُکے جہاں ناروے سے الوداع کرنے کیلئے ساتھ آنے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جب مسجد بناتے ہیں یا بنائیں
تو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اُس کی رضا کے حصول کیلئے بنانے والے ہوں اور
مسجد بنانے کیلئے جو قربانی کی ہے، اُس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں نہ کہ کسی قسم کا فخر“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 اپریل 2012)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہماری مالی قربانیاں اُس وقت قبولیت کا درجہ پائیں گی
جب ہم خدا تعالیٰ سے یہ عہد بھی کریں اور دعا بھی کریں
کہ ان قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ہماری روحانی ترقی کے بھی سامان فرما“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 اپریل 2012)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

والے وفد (جو امیر صاحب ناروے، مبلغ سلسلہ ناروے اور بعض جماعتی عہدیداران پر مشتمل تھا) نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور واپس جانے کی اجازت چاہی۔ دوسری طرف سے سویڈن سے امیر صاحب سویڈن، مبلغ سلسلہ سویڈن اور ان کی مجلس عاملہ کے بعض ممبران پر مشتمل وفد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ وفد قریباً دوصد کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ناروے کے بارڈر کے اندر حضور انور کو خوش آمدید کہنے اور سویڈن کے سفر میں قافلہ کے ساتھ رہنے کے لئے پہنچا تھا۔

ناروے کا بارڈر کراس کرنے کے بعد سویڈن میں سفر آگے جاری رہا۔ اوسلو (ناروے) سے گوتھن برگ (سویڈن) کا فاصلہ 320 کلومیٹر ہے۔ یہ سفر مکمل کرنے کے بعد آگے مالمو (Malmo) کے لئے روانگی تھی۔ مالمو بھی سویڈن کا شہر ہے اور گوتھن برگ سے 280 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ گوتھن برگ سے 109 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں پونے تین بجے ایک جگہ رک کر دوپہر کا کھانا کھایا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں ایک کھلی جگہ پر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ آگے روانہ ہوا۔

پانچ بجکر پچیس منٹ پر مالمو سے 40 کلومیٹر قبل مجلس عاملہ مالمو (Malmo) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ مالمو (سویڈن) سے آگے ڈنمارک کی حدود شروع ہوجاتی ہیں۔ امیر صاحب ڈنمارک اور مبلغ سلسلہ ڈنمارک اپنے وفد کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہنے اور ڈنمارک کے سفر میں ساتھ لے جانے کیلئے یہاں پہنچے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس عاملہ مالمو کے ممبران کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔ امیر صاحب سویڈن اور ان کے وفد نے جو ناروے کے بارڈر سے قافلہ کے ساتھ تھے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور پروگرام کے مطابق یہاں سے واپس جانے کی اجازت چاہی۔

یہاں سے پانچ بجکر چالیس منٹ پر آگے روانگی ہوئی اور امیر صاحب ڈنمارک اور ان کے وفد نے قافلہ کے ساتھ سفر شروع کیا۔ سمندر پر تعمیر ہونے والے 16 کلومیٹر لمبے پل اور سرنگ سے گزرتے ہوئے ڈنمارک کی حدود میں داخل ہوئے اور بغیر رُکے سفر آگے جاری رہا۔

یہاں ڈنمارک کے بارڈر سے جرمنی کے بارڈر تک تین صد کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ ہے۔ قریباً ڈیڑھ صد کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کرنے کے بعد 28 کلومیٹر کے اس لمبے پل پر سے گزرے جو ڈنمارک کے دو جزیروں کے درمیان تعمیر کیا گیا ہے۔ اور یہ دنیا کا دوسرا لمبا ترین پل ہے جو سمندر پر تعمیر ہوا ہے۔ یہ پل کراس کرنے کے بعد شام سات بجے کے قریب Borg Kund کے علاقہ میں Storebelt کے مقام پر کچھ دیر کے لئے رکے۔ یہاں جماعت ڈنمارک نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں قریباً نصف گھنٹہ قیام کے بعد آگے سفر پر روانگی ہوئی اور رات دس بجے Flensberg کے مقام پر ڈنمارک اور جرمنی کا بارڈر کراس کرکے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔

امیر صاحب ڈنمارک، مبلغ انچارج ڈنمارک، صدر خدام الاحمدیہ، صدر مجلس انصار اللہ و دیگر جماعتی عہدیداران جو حضور انور کو جرمنی کے بارڈر تک الوداع کرنے کے لئے ساتھ آئے تھے یہاں سے واپس جانے کی اجازت چاہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

رات دس بجکر دس منٹ پر یہاں سے قافلہ ''کیل'' (Kiel) کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً پچاس منٹ کے سفر کے بعد رات گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'مسجد بیت الحبیب' کیل پہنچے جہاں احباب جماعت Kiel اور اردگرد کی جماعتوں سے آنے والے احباب مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ لوگ شام سے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کیلئے مسجد بیت الحبیب میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ جب حضور انور یہاں پہنچے تو سبھی نے اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچیوں نے خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

رات گیارہ بج جانے کی وجہ سے سردی میں اضافہ ہوگیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود تمام احباب اور بچے بچیاں مسجد کے بیرونی صحن کے کھلے احاطہ میں اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب کھڑے تھے۔ اور بعض تو لمبے فاصلے طے کرکے آئے تھے۔ سبھی کے چہرے خوشی و مسرت سے معمور تھے۔

گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الحبیب میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کا قیام مسجد بیت الحبیب سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھا۔

مسجد ''بیت الحبیب'' کی تعمیر Kiel شہر کے Garden نامی علاقہ میں ہوئی ہے۔ یہ شہر صوبہ Schleswig-Holstein کا دارالحکومت ہے اور سکینڈے نیوین ممالک کیلئے Sea Port ہے۔

مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 1600 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے دو مینارے ہیں اور ہر ایک کی اونچائی 14 میٹر ہے۔ اس مسجد میں چارصد آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ تین کمروں پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لوکل جماعت کے دفاتر ہیں۔ مسجد کے احاطہ میں 25 کاروں کے پارک کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد 12 رنومبر 2003ء کو رکھا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال اپنے دورۂ جرمنی کے دوران 25 راگست 2004ء کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11 رنومبر 2005)

......☆......☆......☆......

26 رستمبر 2005 (بروز سوموار)

صبح سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحبیب'' KIEL میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق KIEL (جرمنی) سے Nunspeet (ہالینڈ) کیلئے روانگی تھی۔

صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی احاطہ کا وزٹ فرمایا۔ حضور انور نے امیر صاحب جرمنی اور یہاں کے منتظمین سے مسجد کے تعلق میں مختلف امور دریافت فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت KIEL مرد و خواتین، بچے اور بوڑھے صبح سے ہی مسجد کے احاطہ میں جمع تھے۔ بچیاں مسلسل الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ اس دوران ایک ٹرکش زیر تبلیغ دوست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ باقاعدہ MTA دیکھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُس احمدی نوجوان کو جس کے یہ زیر تبلیغ ہیں ہدایت فرمائی کہ آپ اپنے نمونے دکھائیں تو یہ لوگ احمدیت قبول کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب جماعت KEIL کو چندہ کے نظام کو آرگنائز کرنے اور چندہ کا معیار بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔

10 بجے تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے احاطہ میں چہل قدمی فرمائی اس دوران بچیاں مسلسل دعائیہ نظمیں پڑھتی رہیں۔ یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں اور بچوں کو چاکلیٹ عنایت فرمائیں اور مرد احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ خواتین مسلسل شرف زیارت حاصل کرتی رہیں۔

مسجد بشارت اوسنابروک میں ورود مسعود

10 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ جسکے بعد KEIL سے مسجد بشارت OSNABRUK کیلئے روانگی ہوئی۔ تین گھنٹے پچاس منٹ کے سفر کے بعد ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بشارت OSNABRUK پہنچے۔ جہاں صدر جماعت OSNABRUK نے اپنی مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ احباب جماعت نے اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچیاں گروپ کی صورت میں اپنے ہاتھوں میں سبز رومال لہراتے ہوئے استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ خواتین بھی اپنے ہاتھ بلند کرکے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد بشارت' میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

دو میناروں کے ساتھ مسجد بشارت بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ اس میں رہائشی حصہ کے علاوہ لائبریری بھی ہے اور مقامی جماعت کا دفتر بھی ہے۔ کچن وغیرہ کی سہولت بھی حاصل ہے۔ اس کے بیرونی احاطہ میں خوشنما پھولوں سے سجا ہوا بڑا خوبصورت وسیع و عریض لان ہے۔ اسی لان کے ایک حصہ میں تمام احباب جماعت کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچیوں اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ اس دوران بچیاں مسلسل دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

مسجد بیت الناصر Issel Burg کے سنگ بنیاد کی تقریب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور 3 بجکر 54 منٹ پر یہاں سے آگے علاقہ ISSEL BURG کیلئے روانگی ہوئی جہاں ''مسجد بیت الناصر'' کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔

5 بجکر 53 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ISSEL BURG پہنچے جہاں مقامی صدر جماعت نے اپنی مجلس عاملہ اور احباب جماعت کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھوں میں جھنڈیاں لہراتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے لئے ایک سٹیج تیار کیا گیا تھا۔ حضور انور سٹیج پر تشریف لے آئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کا اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد امیر صاحب جرمنی نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں کہا کہ آج جماعت ISSEL BURG میں ہم حضور انور کی آمد پر بہت خوش ہیں۔ اس سال کی یہ پانچویں مسجد ہے جس کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رکھ رہے ہیں۔

جماعت ISSEL-BURG ایک چھوٹی جماعت ہے۔ 1988ء میں اس جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ مارچ 2004ء میں یہاں 2100 مربع میٹر جگہ خریدی گئی۔ یہاں مخالفت بھی ہوئی اور مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر اللہ کے فضل سے جولائی 2005ء میں یہاں جماعت کو مسجد کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔ اب یہاں دو منزلہ مسجد تعمیر ہوگی۔ ISSEL-BURG کا علاقہ یورپ میں مشہور ہے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

امیر صاحب جرمنی کے استقبالیہ اور تعارفی ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا۔ جیسا کہ آپ نے ابھی تلاوت میں سنا ہے۔ ہماری مساجد ہمیشہ ان دعاؤں کے ساتھ تعمیر کی جاتی ہیں اور ان کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گو آپ کے ہاں چھوٹی جماعت ہے۔ یہ فکر نہ کریں کہ یہ مسجد کس طرح بنے گی۔ وہ بھی دو آدمی تھے جنہوں نے اللہ کے گھر (خانہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''رمضان کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے
کہ یہ گناہوں کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے''

(الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ 60)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''کھانا کھا کر خدا کا شکر ادا کرنے والے کا اجر
صبر کے ساتھ روزہ رکھنے والے کی طرح ہے''

(مسند احمد)

طالب دعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کعبہ) کی بنیاد رکھی اور آج وہاں سارے مسلمان دنیا بھر سے اکٹھے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’خدا تعالیٰ نے ہمیں مساجد کی تعمیر کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اس چھوٹی جگہ میں مسجد بنائیں اور اس نیّت سے بنائیں کہ اسے عبادت کرنے والوں سے بھرنا ہے۔ اس طرح آپ اس کو جلد تعمیر کرلیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ بتایا گیا ہے یہاں فارن منسٹری کے حکام اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ مسجد اس علاقہ میں انشاء اللہ بین الاقوامی حیثیت حاصل کرے گی۔ پس آپ نیک اور مصمم ارادے کے ساتھ پاک دل اور صاف ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی جلد تکمیل کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لائے جو سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تیار کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا نے بھی ایک اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، امیر صاحب جرمنی، ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم سید محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، پرائیویٹ سیکرٹری، مبلغ انچارج جرمنی، نائب امیر دوم نیشنل جنرل سیکرٹری، صدر مجلس انصار اللہ جرمنی، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، محمد الیاس منیر صاحب ریجنل مبلغ، ریجنل امیر West Fallen، ریجنل قائد West Fallen، ریجنل ناظم علاقہ West Fallen اور اسی علاقہ کی ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ، صدر جماعت Bocholt، قائد مجلس، زعیم انصار اللہ، صدر لجنہ اماء اللہ Bocholt، مکرم ھبۃ النور صاحب امیر جماعت ہالینڈ، رامش بیکر صاحب نو مبائع، مکرمہ جویریہ صاحبہ جرمن احمدی اور ایک وقف نو بچے عزیزم منیب احمد بٹ اور وقف نو بچی عزیزہ مدیحہ صدف کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی طرح شعبہ سو مساجد میں سے شکیل احمد خلیل صاحب اور محمد علی صاحب کو بھی اینٹیں رکھنے کا شرف ملا۔

جماعت Bocholt کے سب سے پہلے صدر جماعت عبدالحمید صاحب کو بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس موقع پر مقامی جماعت کی طرف سے تمام احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

یہاں سے Nunspeet (ھالینڈ) کیلئے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچیوں اور بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ اس دوران بچیوں کا ایک گروپ مسلسل الوداعی دعائیہ نظم ؎ ’’جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر‘‘ پڑھ رہا تھا۔

6 بجکر 51 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ اگلے سفر پر روانہ ہوا۔

نن سپیٹ (ہالینڈ) میں ورود مسعود

مکرم امیر صاحب ھالینڈ، مبلغ انچارج ھالینڈ، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور چند جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے اور اپنے ساتھ لیجانے کیلئے ھالینڈ، جرمنی کا بارڈر کراس کر کے اس جگہ آئے ہوئے تھے۔ ISSEL BURG کا یہ شہر جرمنی اور ھالینڈ کے بارڈر کے قریب واقع ہے۔

امیر صاحب جرمنی نے یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اب یہاں سے ہالینڈ کے وفد کے ساتھ آگے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’بیت النور‘‘ نن سپیٹ (ہالینڈ) پہنچے۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

7 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ایک بلاک میں نئے تعمیر ہونے والے سات رہائشی فلیٹس کا معائنہ فرمایا اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

اسی طرح بلڈنگ کے بعض دوسرے حصوں کا بھی معائنہ فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔ اس معائنہ کے بعد آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور نن سپیٹ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

27 ستمبر 2005ء (بروز منگل)

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’بیت النور‘‘ نن سپیٹ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

نماز فجر کے بعد حضور انور پیدل سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ بیت النور کے ساتھ ہی ایک طرف جنگل کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے جس میں ایک خوبصورت جھیل بھی ہے اور سیر کے لئے مختلف راستے بنے ہوئے ہیں۔ قریباً ایک گھنٹہ کی پیدل سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لائے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ دو بجے حضور انور نے بیت النور (نن سپیٹ) میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ایک زرعی فارم کا وزٹ

سوا چھ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Nun-Speet کے قریب ہی ایک فارم دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے اور وہاں کام کرنے والے فارم کے مالک سے مختلف امور کے تعلق میں گفتگو فرمائی اور فارم کے مختلف حصوں کا وزٹ کیا۔ یہاں مشینوں کے ذریعہ گائیوں سے دودھ حاصل کیا جا رہا تھا۔ جو ان کے تھنوں سے نکل کر مختلف پائپوں کے ذریعہ ایک بڑے ٹینک میں چلا جاتا ہے۔ یہاں گائیوں کو عام چارہ تو کھلا ملتا ہے لیکن ایک خاص غذا کمپیوٹر سسٹم کے ذریعہ ملتی ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ اس غذا کے مہیّا کرنے کے لئے ایک جگہ بنائی گئی ہے۔ گائیاں ازخود باری باری اپنی غذا کے حصول کیلئے وہاں جاتی ہیں۔ ہر گائے کے گلے میں ایک پٹہ ڈالا ہوا ہے جس پر کمپیوٹر سسٹم کے تحت نمبرز وغیرہ درج ہیں جب گائے اپنی خاص خوراک کیلئے اس مخصوص جگہ پہنچتی ہے تو کمپیوٹر اس کا نمبر پڑھ کر اتنی ہی خوراک گراتا ہے جو مقدار اس کیلئے رکھی گئی ہے۔ وزن اور ضرورت کے اعتبار سے ہر گائے کی خوراک کی مقدار مختلف ہے اس کے مطابق ہی اس کو کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت مہیّا ہوتی ہے۔

اس فارم میں مخصوص تعمیر شدہ حصہ کے علاوہ (جہاں گائیاں چارہ وغیرہ کھاتی ہیں اور دودھ نکلنے کا پراسز ہوتا ہے) ارد گرد وسیع وعریض کھیت ہیں جہاں دن کو انہیں کھلا رکھا جاتا ہے۔ ان کے پانی پینے کا طریق بھی ایک سسٹم کے مطابق ہے۔ پانی پینے کے لئے ایک مخصوص جگہ بنائی گئی ہے جہاں یہ حسب ضرورت باری باری آتی ہیں اور حوض میں پانی کے حصول کیلئے ایک لوہے کا ہینڈل لگا ہوا ہے جس کو اپنے منہ کے ساتھ پیچھے دھکیلتی ہے تو پانی نکل آتا ہے۔ اس طرح بار بار دھکیل کر اپنی ضرورت کے مطابق پانی پیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فارم کے یہ مختلف پراسس دیکھنے کے بعد اس سرسبز علاقہ میں پیدل سیر بھی فرمائی۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور نے بیت النور نن سپیٹ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

28 ستمبر 2005ء (بروز بدھ)

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور نن سپیٹ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدل سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ قریباً ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد واپس تشریف لائے۔

ہیگ میں ورود مسعود

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجے نن سپیٹ سے ہیگ کیلئے روانگی ہوئی۔ نن سپیٹ سے ہیگ کا فاصلہ 130 کلومیٹر ہے۔

12 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک ہیگ پہنچے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اور نئے تعمیر ہونے والے مختلف حصوں اور مشن ہاؤس، دفاتر، لجنہ ہال اور گیسٹ ہاؤس کا معائنہ فرمایا۔ مسجد کے ساتھ ایک علیحدہ مینار زیر تعمیر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نقشہ ملاحظہ فرمایا اور منتظمین کو ہدایت دی کہ اب اس کی تعمیر جلد مکمل کریں اور ترجیحی بنیادوں پر اس کو مکمل کریں۔

معائنہ کے بعد حضور انور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے مسجد مبارک ہیگ میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔

عالمی عدالت انصاف کا وزٹ

یہاں سے پروگرام کے مطابق دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمی عدالت انصاف ہیگ (International Court of Justice) کے وزٹ کیلئے روانہ ہوئے۔ عالمی عدالت کی عمارت مسجد مبارک ہیگ کے قریب ہی واقع ہے۔ قریباً پانچ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمی عدالت پہنچے۔

عالمی عدالت کی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خاص اعزاز دیا گیا۔ حضور انور کی آمد پر عدالت کا مین گیٹ کھول دیا گیا اور حضور انور کی گاڑی کو عدالت کے سامنے تک جانے دیا گیا۔ قافلہ کی دیگر گاڑیوں کو بھی ساتھ اندر تک جانے کی اجازت دی گئی جبکہ عام طور پر اندر جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ لوگ اپنی گاڑیاں باہر پارک کر کے پیدل اندر جاتے ہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عدالت کی عمارت کے اندر داخل ہوئے تو ایک گائیڈ نے حضور انور کو عدالت کے مختلف حصوں اور کمروں کا تعارف کروایا اور تفصیل کے ساتھ ہر چیز کے بارہ میں بتایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساتھ ساتھ بعض امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

عالمی عدالت انصاف کا قیام اس طرح عمل میں آیا کہ 1899ء میں پہلی مرتبہ Den-Haag میں Peace Conference کا انعقاد ہوا۔ اس کانفرنس کا انعقاد Russia کے بادشاہ Nicholas-II کی تحریک پر ہوا۔ چنانچہ اس وقت سے ھالینڈ کا شہر Den-Haag عالمی عدالت انصاف کی ترویج اور ترقی کیلئے سنٹر بنا ہوا ہے۔

عالمی عدالت انصاف کی یہ موجودہ عمارت 1907ء اور 1913ء کے درمیانی عرصہ میں تعمیر ہوئی۔ یہ دنیا کی واحد ایسی عمارت ہے جس کی تعمیر میں تمام ممالک نے حصہ لیا ہے۔ کسی نے بلڈنگ میٹیریل، ساز وسامان مہیّا کیا تو کسی نے فرنیچر دیا، کسی ملک نے Paintings دیں، کسی نے قالین دیئے تو کسی نے دوسری کوئی چیز، غرض اس عدالت کی عمارت میں ہر ملک کا حصہ ہے۔ اس لحاظ سے اس عمارت کی حیثیت ایک International Building کی بھی ہے۔

اس عمارت میں یو۔ این۔ او کے بعض دفاتر بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مختلف ایسے کمروں میں لیجایا گیا جہاں عالمی عدالت انصاف کے صدر، چیف جسٹس اور دوسرے ساتھی ججز بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں اور اپنے فیصلوں کو فائنل کرتے ہیں۔ جب کہ عام وزیٹر کو یہاں جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ حضور انور

کلامُ الامام

’’جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالبِ دُعا: سکینہ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

’’دل کی استقامت کیلئے بہت استغفار پڑھتے رہیں‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 183)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افرادِ خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس عدالت کا وزٹ ایک معزز مہمان کے طور پر کروایا گیا اور فری وزٹ کروایا گیا۔ ٹکٹ وغیرہ کی کوئی فیس نہیں لی گئی۔

گائیڈ نے وہ کمرہ بھی دکھایا جہاں اس عدالت کے صدر اور چیف جسٹس حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی بڑی تصویر لگی ہوئی ہے۔ یہ تصویر کمرے کی دیوار کے درمیان میں ہے جبکہ اس کے دائیں بائیں ان صدران اور ججز کی تصاویر لگی ہوئی ہیں جو مختلف ادوار میں اس عالمی عدالت کے صدور رہ چکے ہیں۔ باقی سب تصاویر ہاتھ سے بنی ہوئی ہیں یا عدالت کے بعض دوسرے حصوں میں پتھر کے مجسموں کی شکل میں رکھی ہوئی ہیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے عدالت کی انتظامیہ کو ہدایت دی تھی کہ آپ کی تصویر نہ ہاتھ سے بنائی جائے گی اور نہ پتھر کے مجسمہ کی صورت میں۔ صرف کیمرہ سے بنی ہوئی تصویر لگائی جائے گی۔ چنانچہ باقی تصاویر میں یہ واحد تصویر ہے جو باقاعدہ کیمرہ سے بنائی گئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اس کمرہ میں کھڑے رہے۔ گائیڈ نے حضرت چوہدری صاحب کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور کو بتایا کہ یہ آپ کی کمیونٹی کے ممبر رہے ہیں۔ گائیڈ نے پوچھا کیا یہ Active ممبر تھے۔ حضور انور نے فرمایا یہ Active ممبر تھے بلکہ بہت زیادہ Active ممبر تھے۔ آپ نے بہت سی کتب تصنیف کیں۔ حضور انور نے گائیڈ سے دریافت فرمایا کہ اگر آپ کو یہ کتب مہیّا کی جائیں تو کیا آپ اپنی عدالت کی لائبریری میں یہ کتب رکھیں گے۔ گائیڈ کی طرف سے مثبت جواب ملنے پر حضور انور نے امیر صاحب ہالینڈ کو ہدایت دی کہ ان کو کتب کے دو سیٹ مہیّا کر دیئے جائیں۔ ایک عدالت کی لائبریری کیلئے اور دوسرا سیٹ اس گائیڈ کیلئے۔ اس پر اس گائیڈ نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

عدالت کے اس وزٹ کے آخر پر وہ ہال دکھایا گیا جہاں عالمی عدالت کا چیف جسٹس اپنے ساتھی ججز کے ساتھ بیٹھتا ہے اور بین الاقوامی مقدمات کی پیروی ہوتی ہے۔ پریس کے لئے علیحدہ گیلری ہے اور دیگر زبانوں میں ٹرانسلیشن کے لئے علیحدہ کمرے ہیں۔

پینوراما کا وزٹ

عالمی عدالت انصاف کا یہ وزٹ سوا تین بجے تک جاری رہا۔ اس وزٹ کے بعد جماعت نے Panorama دیکھنے کا پروگرام بنایا تھا۔ یہ عجائبات دنیا میں سے ایک عجوبہ ہے۔ تین بجکر پچیس منٹ پر Panorama پہنچے۔ یہ ہالینڈ کی سب سے بڑی Painting ہے۔ اس Painting کی لمبائی 120 میٹر جبکہ اونچائی 14 میٹر ہے اور یہ Paintings گولائی میں ہے اور 360 ڈگری پر بنائی گئی ہے۔ اس Panorama میں ہالینڈ کی 1881ء کی زندگی، رہن سہن اور سمندری لڑائیاں وغیرہ دکھائی گئی ہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Panorama پہنچے تو گائیڈ پہلے سے ہی حضور انور کی منتظر تھی جو Panorama کا تعارف کرواتے ہوئے Panorama کے اندر لے گئی۔ اندر جاتے ہی یوں لگتا ہے جیسے انسان کسی نئی دنیا میں پہنچ گیا ہے۔ ایک طرف میل ہا میل سمندر نظر آتا ہے۔ اس میں بحری جہاز، کشتیاں نظر آتی ہیں۔ فوجی لشکر نظر آتے ہیں کہیں لڑائی ہو رہی ہے۔ کہیں زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ بحری جہاز یوں لگتا ہے کہ میلوں دور سے آرہا ہے۔ ایک طرف آبادی ہے پورا شہر آباد ہے اور شہر بھی میل ہا میل تک آباد نظر آتا ہے۔ گویا چاروں طرف میل ہا میل دور تک کھلے آسمان تلے یہ سب مناظر نظر آتے ہیں۔ آسمان پر کبھی دھوپ آجاتی ہے اور کبھی چھاؤں آجاتی ہے۔ کبھی دن کا گمان ہوتا ہے اور کبھی رات کا۔

یہ Panorama انیسویں صدی کا دنیا میں سب سے پہلا اور پرانا Panorama ہے۔ اس Panorama کے وزٹ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو معزز مہمان کے طور پر پورا اعزاز دیا گیا اور اس Painting کا اصل راز کہ یہ کس طرح باوجود قریب ہوتے ہوئے میلوں دور نظر آتی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تفصیل کے ساتھ بتایا گیا۔ پھر ایک خاص دروازہ کھول کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ ساری Painting دکھائی گئی جبکہ کسی وزیٹر کی اس جگہ تک رسائی نہیں ہوتی اور ہر آنے والے کیلئے یہ بھید بھید ہی رہتا ہے۔ جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ سب کچھ دکھایا گیا۔ یہ بات ہر دیکھنے والے کیلئے حیرانی کا موجب ہے کہ جس جگہ کھڑے ہو کر اس Painting کو دیکھا جاتا ہے اور یہ میلوں دور نظر آتی ہے جبکہ عملاً یہ Painting اس دیکھنے والی جگہ سے 10 یا 12 میٹر سے زیادہ دور نہیں۔

یہ ساری Paintins ہیگ سکول کے ایک مشہور پینٹرز (Painters Hendrik Willem Mesdag) نے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر یہ Painting تیار کی تھی اور عجوبہ ایجاد کیا تھا۔

4 بجے یہاں سے آگے روانگی ہوئی۔ جماعت ہالینڈ نے دوپہر کے کھانے کا انتظام سمندر کے کنارے ایک ریسٹورانٹ میں کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحب مدّظلّہا نے کچھ دیر کے لئے ساحل سمندر پر چہل قدمی فرمائی۔ ساڑھے پانچ بجے یہاں سے نن سپیٹ کے لئے روانگی ہوئی اور سات بجکر بیس منٹ پر Nunspeet پہنچے۔

8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور نن سپیٹ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

29 ستمبر 2005ء (بروز جمعرات)

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' نن سپیٹ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

فروٹ فارم کا وزٹ

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ پروگرام کے مطابق 10 بجے صبح ایک فروٹ فارم Verekeren دیکھنے کے لئے روانگی ہوئی۔ نن سپیٹ سے یہ فارم 30 کلو میٹر کے فاصلہ پر Dromten شہر کے پاس واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ 44 ہیکٹر (100/ ایکڑ) ہے۔ اس میں سیب اور ناشپاتی کی مختلف اقسام کے ایک لاکھ کے قریب درخت ہیں اور ہر درخت کی جڑ میں پانی کی پائپ لگی ہوئی ہے جس کے ذریعہ ہر درخت کو اس کی ضرورت کے مطابق پانی مہیّا کیا جاتا ہے اور پانی کے ذریعہ خوراک پہنچائی جاتی ہے اور درخت کو کیڑوں وغیرہ سے بچانے کے لئے دوائی بھی پانی کے ذریعہ جڑ میں پہنچائی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس فروٹ فارم کے مختلف حصے دیکھے۔ فروٹ فارم کے ایک نگران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مختلف اقسام کے پھلوں اور ان کی پیداوار کے پراسس کے بارہ میں بتایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساتھ ساتھ مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

اس فروٹ فارم کے ساتھ ہی مختلف مشینوں کے پراسس کے ذریعہ ان پھلوں کی صفائی، پانی سے دھلائی او رمختلف سائز کے مطابق ان کی پیکنگ کا انتظام ہے۔ یہ سارا کام مشینوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کولڈ سٹوریج کا بھی انتظام ہے جہاں سیب کو ایک سال تک کیلئے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ سیب کو چھیلنے اور آگے اس کے بڑے سائز کے اور چھوٹے سائز کے ٹکڑے بنانے کے لئے بھی مختلف مشینیں لگائی گئی ہیں۔ ایک طرف سیب کا ڈھیر مشین میں ڈالتے ہیں تو یہ مختلف پراسس سے گزرتا ہوا آخر پر چھوٹے یا بڑے ٹکڑوں کی صورت میں معین وزن کے مطابق لفافوں میں پیک ہو رہا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں جوس بھی تیار کیا جاتا ہے۔

Seed فیکٹری کا وزٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ سارے پراسز مشاہدہ فرمائے اسکے بعد یہاں سے آگے سیڈ فیکٹری (Enza-Zaden) کے وزٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ یہ فیکٹری نن سپیٹ سے 75 کلو میٹر کے فاصلہ پر Einkhuizen شہر میں واقع ہے۔

یہ فیکٹری 1938ء میں Jacob Mazereeuw نے قائم کی۔ آغاز میں اس فیکٹری کا نام De-Enkhulzen Zaadhanded تھا۔ اب یہ Enza-Zaden کے نام سے معروف ہے۔ اس میں مختلف سبزیوں کے بیج تیار کئے جاتے ہیں اور پھر ان بیجوں پر تجربات کئے جاتے ہیں۔ ان بیجوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان پر بیماری کا حملہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح ان بیجوں سے آگے اُگنے والے پودوں پر بھی بیماری کا حملہ نہیں ہوتا۔ اس فیکٹری کی لیبارٹری میں مختلف کیڑوں اور پتوں پر ریسرچ کرتے ہیں اور مختلف تجربات کے بعد ایسے بیج تیار کرتے ہیں جن کے پتوں کو کیڑے نہیں کھاتے۔

یہ بیج فیکٹری دنیا کی بڑی سبزیوں کی کاشت کرنے والی فیکٹری میں سے ایک ہے۔ اس کی شاخیں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ خودمختار بیجوں کی ایک کمپنی ہے جس میں چار صد سے زائد آدمی کام کرتے ہیں۔

یہاں تین قسم کی بڑی سبزیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ جن کے بیج تیار کر کے دنیا کے مختلف ممالک میں سپلائی کئے جاتے ہیں۔

پہلی قسم میں مختلف اقسام اور سائز کے ٹماٹر، مختلف اقسام اور سائز کی مرچیں اور بینگن وغیرہ۔

دوسری قسم میں کھیرا، خربوزہ، Squash وغیرہ۔

تیسری قسم میں پتوں والی سبزیاں ہیں مختلف قسم کے سلاد، پالک وغیرہ۔ اس کے علاوہ بعض فصلیں جن میں Leek، Fennelraradish، کولی فلاور، گوبھی، Kohlrabi، توری، مولی اور پیاز وغیرہ شامل ہیں۔

ان سب سبزیوں کے پودے لاکھوں کی تعداد میں ہیں صرف ٹماٹر ہی لے لیں تو ہزاروں من ہوں گے لیکن یہاں سے کوئی سبزی فروخت نہیں کی جاتی بلکہ صرف ان کو چیر پھاڑ کر بیج حاصل کئے جاتے ہیں۔

اس بیج فیکٹری کے ایک سینئر ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس فیکٹری کا جس کو فارم بھی کہا جا سکتا ہے مکمل وزٹ کروایا اور آغاز سے لے کر بیج فائنل صورت میں تیار ہونے تک تمام معلومات فراہم کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساتھ ساتھ مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

''خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں: (۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ (۲) میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ (۳) میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔ (۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں۔''

(روحانی خزائن، جلد 13، ضرورت الامام، صفحہ 496)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

اس بیج فیکٹری فارم میں پنیری اگانے کیلئے ایک خاص قسم کی مٹی استعمال کرتے ہیں۔اس مٹی میں بیج بو کر ایک خاص حرارت والی جگہ رکھتے ہیں۔پھر جب پنیری تیار ہو جاتی ہے تو ہر پودے کو ایک چھوٹے سے گملا نما بکس میں تبدیل کرتے ہیں۔لیکن اس گملے میں مٹی وغیرہ نہیں ہوتی بلکہ ایک خاص قسم کا نرم فوم جو لکڑی کے بورے کی طرح ہوتا ہے استعمال کرتے ہیں جس میں اس پودے کی جڑیں آسانی سے پھیل سکتی ہیں۔

پھر پانی دینے کیلئے ہر بکس میں علیحدہ علیحدہ پائپ لگی ہے۔لاکھوں پودے ہیں لیکن ہر ایک کو پانی پہنچانے کیلئے علیحدہ علیحدہ پائپ ہے۔جس کی وساطت سے کمپیوٹر سسٹم کے ذریعہ ہر پودے کو بڑے کنٹرول کے ساتھ اس کے سائز، حجم اور ضرورت کے مطابق کم یا زیادہ پانی دیا جاتا ہے۔

اسی طرح پودوں کو مختلف کھادیں مہیّا کرنے کیلئے بھی کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہے جو ضرورت کے مطابق مہیّا کی جاتی ہے۔پیداوار میں اضافہ کیلئے لمبے تجربات کے بعد اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ ایسے بیج تیار ہوں جن کو کوئی بیماری نہ لگے اور پھر اس بیج سے آگے اُگنے والے پودوں کو بھی کوئی بیماری نہ لگے اور پودا صحت مند ہو اور پیداوار زیادہ ہو۔

اس فیکٹری کا وزٹ کروانے والے شخص نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ٹماٹر کے پودوں سے ایسی ٹہنیاں توڑ کر دکھائیں جو ٹماٹروں سے بھری ہوئی تھیں۔عام حالات میں ایسی ٹہنی پر چار پانچ ٹماٹر لگتے ہیں لیکن یہاں ایک ٹہنی پر پچیس تیس سے کم نہیں تھے۔اس طرح انہوں نے ہر سبزی کے ایسے بیج تیار کئے ہیں جن سے کئی گنا زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

ایک وسیع احاطہ پر پھیلا ہوا یہ سارا فارم اور بیج فیکٹری کسی کھلی جگہ پر نہیں ہے بلکہ شیشے سے بنے ہوئے بڑے بڑے وسیع و عریض ہالز کے اندر ہے۔مختلف ہالوں میں مختلف نوعیت کے پودے لگائے جاتے ہیں۔

پھر بیج کو اس کی آخری شکل میں تیار کرنے کیلئے بھی ایک لیبارٹری ہے جس میں مشینوں کے ذریعہ سے پراسس کے بعد بیج تیار ہوتا ہے۔مختلف بیجوں کے حساب سے مشینیں بھی مختلف ہیں۔جو بیج کو چھلکوں اور خول سے علیحدہ کرتی ہیں۔پھر آخر پر ایک مشین کے ذریعہ ان بیج کو لفافوں میں پیک کیا جاتا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل کے ساتھ یہ سارا پراسز بھی دیکھا۔

Volendam کا وزٹ

یہاں سے فارغ ہو کر ہالینڈ کے ایک شہر Volendam کیلئے روانگی ہوئی۔یہ شہر ایک دوسرے جزیرہ میں سمندر کے کنارے پر واقع ہے اور اس تک پہنچنے کیلئے سمندر کے درمیان 30،35 کلومیٹر تک سڑک تعمیر کی گئی ہے۔یہ بھی عجائبات دنیا میں سے ایک عجوبہ ہے۔گہرے سمندر کی زمینی سطح سے پتھر بھر کر اور پانی اوپر تک لا کر سمندر کو دو حصوں میں پھاڑتے ہوئے درمیان میں یہ پختہ سڑک تعمیر کی گئی ہے اور یہ سڑک کافی چوڑی ہے۔جانے اور آنے کے علیحدہ علحدہ راستے ہیں جس سے اس سڑک کی چوڑائی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔سڑک کے دونوں طرف سمندر کا بڑا خوبصورت نظارہ ہے۔یہاں دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد پانچ بجے کے قریب واپس نن سپیٹ کے لئے روانگی ہوئی۔راستہ میں پونے چھ بجے کے قریب ایمسٹرڈم سے ملحقہ جماعت Amselveen کے نماز سنٹر میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد آگے روانگی ہوئی اور ساڑھے سات بجے کے قریب نن سپیٹ پہنچے۔

آٹھ بجے حضور انور نے بیت النور نن سپیٹ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

جماعت ہالینڈ نے رات کے کھانے کیلئے Barbe-Que کا انتظام کیا ہوا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس جگہ تشریف لے گئے جہاں کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔کھانے سے فارغ ہو کر حضور انور نے دعا کروائی اور اسکے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

30 ستمبر 2005ء (بروز جمعۃ المبارک)

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور نن سپیٹ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النور Nunspeet میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس خطبہ جمعہ کا متن حسب دستور علیحدہ شائع ہو رہا ہے۔

2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی۔نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے ہالینڈ کی جماعت کے علاوہ بیلجئیم اور یو کے سے بھی بعض احباب نن سپیٹ پہنچے۔

لندن کیلئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق نماز جمعہ کے بعد لندن کیلئے روانگی تھی۔اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اس موقع پر موجود تمام احباب کو اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور براستہ بلجیم، فرانس، لندن کے لئے روانگی ہوئی۔

ساڑھے چار بجے کے قریب بلجیم کا بارڈر کراس کر کے بلجیم کی حدود میں داخل ہوئے۔سوا پانچ بجے کے قریب ایک شہر GENT سے 10 کلومیٹر پہلے مین ہائی وے پر ایک ریسٹورنٹ میں کچھ دیر کیلئے رکے پھر یہاں سے آگے روانگی ہوئی۔سوا چھ بجے کے قریب فرانس کا بارڈر کراس کر کے فرانس کی حدود میں داخل ہوئے اور سات بجے فرانس کی پورٹ Calais پہنچے۔نن سپیٹ ہالینڈ سے فرانس کی پورٹ Calais تک کا مجموعی فاصلہ 370 کلومیٹر ہے۔

ہالینڈ سے نائب امیر، مبلغ انچارج، صدر خدام الاحمدیہ اور خدام کی ایک ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Calais پورٹ تک چھوڑنے ساتھ آئی تھی۔ان سبھی احباب کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔

اسکے بعد امیگریشن کی کارروائی مکمل ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پورٹ کے اندر VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔پونے آٹھ بجے حضور انور SeaCat فیری (بحری جہاز) میں سوار ہوئے۔فرانس کے مقامی وقت کے مطابق آٹھ بجکر بیس منٹ پر یہ فیری Calais سے برطانیہ کی بندرگاہ Dover کیلئے روانہ ہوئی۔پچاس منٹ کے سفر کے بعد برطانیہ کے وقت کے مطابق آٹھ بجکر دس منٹ پر Dover پہنچی۔(برطانیہ اور فرانس کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے)

پورٹ پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو.کے، منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یو کے اور عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یو کے نے دیگر جماعتی عہدیداروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور قافلہ Dover پورٹ سے لندن کیلئے روانہ ہوا۔

Dover پورٹ سے لندن کا فاصلہ 109 میل ہے۔قریباً پونے دو گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رات 10 بجے کے قریب مسجد فضل لندن پہنچے۔جہاں بڑی تعداد میں احباب جماعت مرد و زن بوڑھے بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مسجد فضل لندن کے بیرونی گیٹ سے احاطہ کے اندر داخل ہوئی احباب جماعت نے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔بچیوں نے استقبالیہ نظم پیش کی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفضل لندن میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور اس طرح جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے اور ہالینڈ کے ممالک کے دورہ پر مشتمل یہ چالیس دن کا سفر اپنے انتہائی مبارک اور کامیاب اختتام کو پہنچا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 18 نومبر 2005)

تصحیح

اخبار بدر مورخہ 26 اپریل 2018 کے صفحہ نمبر 9 پر ایک درخواست دعا میں دعا کروانے والے دوست کا نام سہواً ''گوہر حفیظ فانی'' شائع ہو گیا ہے جبکہ یہ نام ''عبدالحفیظ فانی'' ہے۔موصوف صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔احباب کرام درستی فرمالیں۔ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

(سورۃ البقرہ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
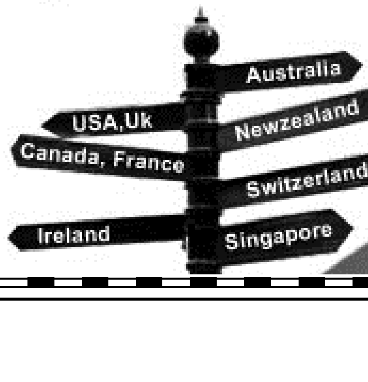

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

ایک مومن کا کام ہے کہ دنیا کی فکروں میں پڑنے کی بجائے اپنی آخرت کو سنوارنے اور خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی فکر کرے اس میں قناعت پیدا ہو، دنیاوی سامانوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں سمجھتے ہوئے استعمال تو کرے، انہیں معبود نہ بنائے، معبود وہی ہے جو ہمارا حقیقی معبود ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8 ردسمبر 2017 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ۔ تلاوت فرمائی (آیت 15)

سوال حضور انور نے اس آیت کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگوں کیلئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: یادرکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کردو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا یعنی جس نے نفس کو پاک کیا وہ اپنے مقصود کو پا گیا۔ تجارت کرو۔ زراعت کرو۔ ملازمت کرو اور حرفت کرو جو چاہو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کردیں۔ فرمایا، حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔

سوال حضور انور نے شہوت کے کیا معنے بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شہوۃ کے معنی کسی چیز کی شدید خواہش اور اس کی ہر وقت فکر کرتے رہنے کے ہیں۔ ایسی چیز یا مقصد جو صرف نفسانی خواہشات پر منحصر ہو۔ گھٹیا ہو یا بہت بڑھی ہوئی جنسی خواہش کو بھی شہوۃ کہتے ہیں۔ یہ محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلم اکثریت کا کیا حال بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمان اکثریت کو ہم دیکھتے ہیں کہ دنیاوی چیزوں کے پیچھے پڑ کر اپنی زندگی کے مقصد کو بھول گئے ہیں۔ لیڈر ہیں تو دولت سمیٹنے کے لئے عوام کی خدمت کا نعرہ لگا کر حکومت میں آتے ہیں اور پھر دونوں ہاتھوں سے وہ لوٹ مچاتے ہیں کہ تصور سے باہر ہے۔ علماء کو عوام کے دین کی بہتری کی فکر کم ہے۔ اصل کوشش یہ ہے کہ دین کے نام پر عوام کو اپنے پیچھے چلائیں اور کسی طرح حکومت میں آئیں یا حکومت سے مفاد اٹھائیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان ملکوں کے حکمرانوں اور بادشاہوں کے لیے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی کہ: اللہ تعالیٰ ان حکمرانوں، ان بادشاہوں اور ان مفاد پرستوں کو عقل دے کہ وہ دولتیں سمیٹنے کی بجائے دولت کا صحیح استعمال کرنے والے ہوں۔ اس کا صحیح مَصرف کرنے والے ہوں۔ اس سے جہاں یہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے وہاں دنیاوی اعتبار سے بھی ان کی ایک طاقت ہوگی۔ غیر مسلم طاقتیں ان کو اپنے پیچھے چلانے کی بجائے اور آنکھیں دکھانے کی بجائے ان کی بات ماننے والی ہوں گی۔

سوال حضور انور نے امریکی سفارتخانے کے یروشلم منتقل کیے جانے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امریکن صدر نے اپنا سفارتخانہ یروشلم میں منتقل کرنے اور اسے دارالحکومت تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اب اس اعلان کے بعد باہر کی دنیا میں بڑا شور ہے۔ لیکن یہ سب کچھ مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ مسلمان ملکوں کی آپس کی جنگیں ہیں اور ملکوں کے اندر کی بے چینیاں جو ہیں اس نے غیروں کو بھی یہ موقع دیا ہے کہ یہ حالات پیدا کریں اور اس قسم کے اعلان کریں۔

سوال حضور انور نے امریکی صدر کے عزائم بیان کرتے ہوئے سعودی عرب کے بارے میں کیا بتایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امریکی صدر یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں میں امن کے حالات کبھی قائم نہ ہوں اور یہ اپنی من مانی کرتے رہیں۔ سعودی عرب اب یہ اعلان کر رہا ہے کہ امریکی صدر کا فیصلہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں جبکہ چند دن پہلے ایران کے خلاف اس کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔ اس وقت اس کو روکنا چاہئے تھا کہ ہم مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کو برداشت نہیں کریں گے۔ یمن کے خلاف بھی بڑی طاقتوں سے مدد لے رہا ہے اور اپنی طاقت کے اظہار، خطے میں اپنی بادشاہت کے رعب کے قیام اور امریکی مفادات سے فائدہ اٹھانے کے لئے امریکہ کی ہاں میں ہاں ملا رہا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کی مثال کس سے دی ہے جو صرف دنیا کی تلاش اور دنیاوی خواہشات کی تکمیل کی فکر میں رہتے ہیں؟

جواب حضورؑ نے ان لوگوں کی مثال جو صرف دنیا کی تلاش اور دنیاوی خواہشات کی تکمیل کی فکر میں رہتے ہیں اس خارش والے مریض کی دی ہے جس کو کھجلانے سے لذت ملتی ہے اور وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ مجھے بڑی راحت محسوس ہو رہی ہے اور اس طرح وہ اپنا جسم زخمی کر لیتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ کے حوالے سے مومنین کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ چیزیں جن کی انسان ضرورت سے زیادہ خواہش کرتا ہے یہ آخر میں بے چینیوں کے سامان پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ ایک مومن کا کام ہے کہ دنیاوی چیزوں پر فخر کرنے اور اس کے حصول کے لئے اپنی تمام تر کوششیں صَرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا تلاش کرے اور خارش کے مریض کی طرح بن کر اپنی زندگی اور عاقبت برباد نہ کرے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فقیر کی قناعت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا کہتے ہیں کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا۔ راستے میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا سَتر ہی ڈھانکا ہوا تھا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ سائیں جی کیا حال ہے؟ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہوگئی ہوں اس کا حال کیسا ہوتا ہے۔ اُسے تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح حاصل ہوگئی ہیں۔ فقیر نے کہا کہ جب ساری مرادیں ترک کردیں تو گویا سب حاصل ہوگئیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندگی کی مثال کس چیز سے دی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یہ زندگی تو بہرحال ختم ہوجائے گی کیونکہ یہ برف کے ٹکڑے کی طرح ہے خواہ اس کو کیسے ہی صندوقوں اور کپڑوں میں لپیٹ کر رکھو لیکن وہ پگھلتی ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر خواہ زندگی کے قائم رکھنے کی کچھ بھی تدبیریں کی جاویں لیکن یہ سچی بات ہے کہ وہ ختم ہوتی جاتی ہے اور روز بروز کچھ نہ کچھ فرق آتا ہی جاتا ہے۔ دنیا میں ڈاکٹر بھی ہیں۔ طبیب بھی ہیں مگر کسی نے عمر کا نسخہ نہیں لکھا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہندو دوست شرمپت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جس قدر ارادے آپ نے اپنی عمر میں کئے ہیں ان میں سے بعض پورے ہوئے ہوں گے۔ مگر اب سوچ کر دیکھو کہ وہ ایک بلبلے کی طرح تھے جو فوراً معدوم ہو جاتے ہیں اور ہاتھ پلّے کچھ نہیں پڑتا۔ گزشتہ آرام کے تصور سے دکھ بڑھتا ہے۔ اس سے عقلمند کیلئے یہ بات نکلتی ہے کہ انسان اِبنُ الوقت ہو۔ رہی زندگی انسان کی جو اس کے پاس موجود ہے۔ جو گزر گیا وہ وقت مر گیا اس کے تصورات بے فائدہ ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسانی زندگی کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: دیکھو جب ماں کی گود میں ہوتا ہے اس وقت کیا خوش ہوتا ہے۔ یہ زمانے پھر کہاں مل سکتے ہیں؟ پیرانہ سالی کا زمانہ بُرا ہے۔ اس وقت عزیز بھی چاہتے ہیں کہ مرجاوے اور مرنے سے پہلے قویٰ مرجاتے ہیں۔ دانت گر جاتے ہیں۔ آنکھیں جاتی رہتی ہیں اور خواہ کچھ ہی ہو آخر پتھر کا پُتلا ہوجاتا ہے۔ شکل تک بگڑ جاتی ہے اور بعض ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ آخر خودکشی کر لیتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لالہ شرمپت کو وحدانیت کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: عقلمند وہی ہے جو خدا کی طرف توجہ کرے۔ خدا کو ایک سمجھے اس کے ساتھ کوئی نہیں۔ ہم نے آزما کر دیکھا ہے نہ کوئی دیوی نہ دیوتا کوئی کام نہیں آتا۔ اگر یہ صرف خدا کی طرف نہیں جھکتا تو کوئی اس پر رحم نہیں کرتا۔ پس یاد رکھو کہ ایک پروردگار کے سوا کوئی نہیں۔ وہی ہے جو ماں کے دل میں بھی محبت ڈالتا ہے۔ اگر اس کے دل کو ایسا پیدا نہ کرتا تو وہ بھی پرورش نہ کرسکتی۔ اس لئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کا کیا کام اور ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مومن کا کام ہے کہ دنیا کی فکروں میں پڑنے کی بجائے اپنی آخرت کو سنوارنے اور خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی فکر کرے۔ اس میں قناعت پیدا ہو۔ دنیاوی سامانوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں سمجھتے ہوئے استعمال تو کرے، انہیں معبود نہ بنائے۔ معبود وہی ہے جو ہمارا حقیقی معبود ہے۔ محبت سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے ایک مومن کو کرنی چاہئے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرة:166)

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت گزار اور شکر گزار بننے کا کیا طریق بیان فرمایا:

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ متقی بنو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ نیز فرمایا کہ اگر قناعت پیدا کروگے تو شکر گزار بھی بنو گے۔

سوال جو لوگ شہوات دنیا میں مبتلا ہیں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تنبیہ فرمائی ہے؟

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آجائے۔ فرمایا کہ اس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ قبر میں جائے گا تبھی اس کی لالچ ختم ہوگی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن کی قناعت کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے۔ اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمان ممالک کے لیڈر جنہوں نے خدا تعالیٰ کے بجائے بڑی طاقتوں کو اپنا خدا بنایا ہوا ہے اور سمجھتے ہیں کہ ان سے دوستی ہماری بقا اور ترقی کی ضمانت بن سکتی ہے۔ جبکہ بڑی طاقتوں کے زوال کا آغاز ہو چکا ہے۔ جرمنی کے ایک تجزیہ نگار نے لکھا ہے کہ دنیا جو واشنگٹن کو اپنا ماڈل سمجھتی تھی، شاید اب اس کی وہ حیثیت نہیں رہی۔ کیونکہ اس کی جگہ اب بیجنگ ماڈل بن رہا ہے۔ امریکہ اپنی ساکھ کھو چکا ہے۔ ان حالات میں اب مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوششیں مزید تیز تر ہوں گی۔ اس لئے مسلمان دنیا کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے۔ اب یہ متحد ہوجائیں اور مسلمان ملکوں کے اندر جو آپس میں لڑائیاں ہو رہی ہیں اور لاکھوں جانیں ضائع ہوگئی ہیں یہ بھی دُور ہو۔ ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ مسلمان مسیح موعود کو پہچانیں جس کے ساتھ جڑ کر یہ آپس میں بھی اور دنیا میں بھی امن قائم کرنے والے بن سکتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 مارچ 2018 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ نجمہ نصیر طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر صاحب (بدوملہی حال نیوپورٹ، یو۔کے)

2 مارچ 2018ء کو 51 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پاکستان اور پھر یو۔کے میں بچوں کو کثرت سے قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ نیوپورٹ میں نائب صدر کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے میاں مقامی جماعت میں سیکرٹری تبلیغ کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید ووقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش مرحوم قادیان

17 فروری 2018 کو 83 سال کی عمر میں قادیان میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد محترم سید عبد الرزاق صاحب مرحوم جنوبی ہند کی ریاست میسور کے شہر ہبلی کے رہائشی تھے اور اپنی سعید الفطرتی کے باعث 1950 کے قریب بیعت کا شرف حاصل کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے اور ہبلی جماعت کے پہلے صدر بھی مقرر ہوئے۔ مرحومہ کی شادی مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش واقف زندگی سے 1952ء میں ہوئی۔ دورِ درویشی میں کئی شدید صبر آزما مراحل سے بھی گزرنا پڑا لیکن آپ نے اپنے شوہر کے ساتھ یہ عرصہ بڑے صبر واستقامت کے ساتھ گزارا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک طبع، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے بہت عقیدت رکھتی تھیں۔ آپ کے اکثر بچے کینیڈا کی ایڈمنٹن جماعت میں مقیم ہیں۔ کچھ عرصہ سے ان کے پاس مقیم تھیں۔ جلسہ سالانہ 2017ء میں شرکت کی غرض سے قادیان آئیں اور اس کے بعد اپنی بیٹی اور داماد کے ساتھ عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی قادیان میں گزشتہ 25 سالوں سے لجنہ اماء اللہ بھارت کی عاملہ ممبر ہیں اور ان کے میاں مکرم خالد محمود صاحب نظارت بیت المال خرچ میں بطور کارکن خدمت بجالا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ بشریٰ منور صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد لکھن صاحب (فیصل آباد حال امریکہ)

10 اکتوبر 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی فیملی ربوہ کے اولین مکینوں میں سے تھی۔ ربوہ اور فیصل آباد میں مختلف شعبوں میں خدمت کرنے کے علاوہ فیصل آباد کے دو حلقوں میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ محلہ میں بڑا اثر ورسوخ تھا۔ غیر احمدیوں کے ساتھ بھی مثالی تعلقات تھے۔ کئی غیر احمدی بچیوں کا سکول میں داخلہ کروایا اور بعض کی مالی مدد بھی کرتی رہیں۔ آپ کا گھر جماعتی اجلاسات کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھیں اور دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنی اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی اور وہ سب مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم عبد الرزاق منگلا صاحب (سیکورٹی گارڈ دار الضیافت ربوہ)

8 نومبر 2017 کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو دار الضیافت ربوہ اور بیت الکرامہ میں 24 سال خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ بیت الکرامہ میں مجبور اور تنگ دست احباب کا ہر وقت خیال رکھنا ایک انتہائی مشکل امر ہے لیکن آپ نے یہ فریضہ انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ انتہائی ملنسار اور ہنس مکھ انسان تھے۔

(4) مکرم رائے قمر احمد صاحب ابن چوہدری آفتاب احمد صاحب (جرمنی)

10 نومبر 2017 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1975 میں جرمنی آئے۔ تقریباً 27 سال آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔ جماعت کے مختلف شعبوں میں خدمت کی بھی توفیق پائی۔ خدمت خلق کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ پاکستان سے جو بھی عزیز آتے انکو اپنے گھر پر ٹھہراتے اور انکی ہر طرح مدد کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹے اور بیٹی کے علاوہ دو نواسیاں، تین پوتیاں اور ایک پوتا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے والد مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب لمبے عرصہ سے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے شعبہ ترسیل ڈاک میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(5) مکرم نوید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب (آف لالیاں)

24 نومبر 2017 کو 33 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ لالیاں قیام کے دوران بطور معتمد وقائد مجلس خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق پائی۔ مکرم صدر صاحب لالیاں نے مسجد کی تعمیر و مرمت کا کام بھی آپ کے سپرد کیا ہوا تھا جسے آپ نے نہایت خوش دلی اور ذمہ داری سے نبھایا۔ کام کے سلسلہ میں کچھ عرصہ کیلئے سعودی عرب چلے گئے اور اپنی پہلی تنخواہ مسجد میں بطور عطیہ پیش کی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند بہت مخلص نوجوان تھے۔ باقاعدگی سے اپنے چندوں کی ادائیگی کرتے تھے۔ آپ کو دو بار حج اور متعدد مرتبہ عمرہ کی توفیق ملی۔ آپ مکرم عطاء الرزاق صاحب (مربی سلسلہ ریسرچ سیل) کے بھائی تھے۔

(6) مکرمہ صائمہ وقار صاحبہ (جرمنی)

29 نومبر 2017ء کو 36 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بیماری میں بڑے صبر اور حوصلہ سے زندگی گزاری۔ بہت خوبیوں کی مالک اور مخلص باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا شریف الدین صاحب (فیصل آباد)

20 دسمبر 2017 کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، بہت نیک، مخلص اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ لازمی چندہ جات و دیگر مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

(8) مکرم محمد اصغر صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب (ربوہ)

27 دسمبر 2017ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، شریف النفس، اور دینی غیرت رکھنے والے بڑے نڈر انسان تھے۔ سرگودھا میں آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا وابستگی کا تعلق تھا۔ سرگودھا میں بڑی مخالفتوں کا سامنا کیا اور ثابت قدم رہے۔ آپ مکرم نوید اصغر صاحب (مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ) کے والد تھے۔

(9) مکرم پروفیسر مشتاق احمد صاحب شائق (کیلگری، کینیڈا)

یکم جنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری وداوے خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے تھے۔ پنجگانہ نمازوں کے پابند، بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ٹی آئی کالج قادیان میں پڑھانے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی زیرنگرانی صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں شعبہ شماریات کا آغاز کیا۔ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے عملہ حفاظت کے نگران مقرر ہوئے۔ اسی سال امریکہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (امیر جماعت احمدیہ امریکہ) کی سرپرستی میں بطور سیکرٹری صد سالہ جوبلی پروگرامز خدمت کی توفیق ملی۔ 2001ء میں کیلگری کینیڈا منتقل ہونے کے بعد بھی مختلف خدمتوں کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(10) مکرمہ روبینہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب (نائب امیر ضلع گجرات)

یکم جنوری 2018ء کو 46 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند تہجد گزار، دعا گو، متقی، پرہیزگار، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپ نے اپنی مجلس میں صدر لجنہ کے علاوہ نگران حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی تھیں اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتی تھیں۔ خلافت سے انتہائی محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم منصور احمد مشہود صاحب (مربی سلسلہ کلر کہار ضلع چکوال) کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 اپریل 2016ء بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ امۃ النصیر بنت مکرم عبد الحمید صاحب کا ہے جو محمد امین الراقی ابن مکرم ابو شعیب الراقی کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین میں ایجاب و قبول کرواتے ہوئے دولہے سے انگریزی میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23 مارچ 2018)

......☆......☆......☆......

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

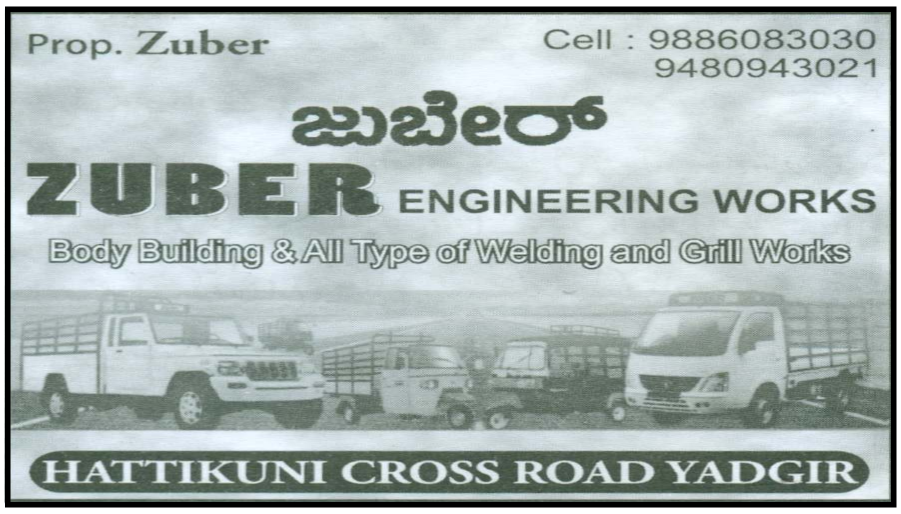

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8661: میں یاسمینہ عمر ڈار زوجہ مکرم ثاقب عمر ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 ستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 انگوٹھی، ہار، کانٹے، کان کی بالیاں، کڑے 1 جوڑے (کل وزن اندازاً 100 گرام 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ثاقب عمر ڈار　　الامۃ: یاسمینہ عمر ڈار　　گواہ: مسعود احمد ڈار

مسل نمبر 8662: میں دلشادہ ظہور زوجہ مکرم ظہور احمد ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن آسنور ضلع کلگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 20 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: -/7000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہور احمد ڈار　　الامۃ: دلشادہ ظہور　　گواہ: مسعود احمد ڈار

مسل نمبر 8663: میں شفیقہ پروین زوجہ مکرم طاہر احمد بٹ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی، ساکن ترکپورہ، بانڈی پورہ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: 4 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر: بصورت زیور 25 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/37000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء اللہ وانی　　الامۃ: شفیقہ پروین　　گواہ: غلام نبی وانی

مسل نمبر 8664: میں خورشید احمد راتھر ولد مکرم اسد اللہ راتھر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 49 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاری پاری گام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان 12 مرلہ زمین پر مشتمل، زرعی زمین 5 کنال بمقام ہاری پاری گام، زرعی زمین 6 کنال۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/60,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نثار احمد راتھر　　العبد: خورشید احمد راتھر　　گواہ: حافظ ظفر اقبال راتھر

مسل نمبر 8665: میں عطاء السلام گاؤنکر ولد مکرم وشنو گاؤنکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال تاریخ بیعت 20 ستمبر 2014، ساکن اقرا کمپیوٹر ایجوکیشن ڈاکخانہ مجگاؤں تحصیل ساونتواڑی ضلع سندھو درگ صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

کلامُ الامام

”درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو“

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 38)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

گواہ: عبد الستار　　العبد: عطاء السلام گاؤنکر　　گواہ: سکندر احمد سندی

مسل نمبر 8666: میں انگوری بیگم زوجہ مکرم ہوا سنگھ (نسیم خان) صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن باس خورد تحصیل ہانسی ضلع حصار صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی بالیاں نصف تولہ 24 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر　　الامۃ: انگوری بیگم　　گواہ: سلیمان خان

مسل نمبر 8667: میں ریکھا زوجہ مکرم نصیب احمد صاحب معلم سلسلہ، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2011، ساکن باس خورد تحصیل ہانسی ضلع حصار صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی بالیاں نصف تولہ 24 کیریٹ، ایک لاکیٹ مع ایک منگل سوتر نصف تولہ 24 کیریٹ، زیور نقرئی: ایک جوڑی پازیب، حق مہر: مبلغ -/3100 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد　　الامۃ: ریکھا　　گواہ: سلیمان خان

مسل نمبر 8668: میں حاشر احمد (گوندھر نائک) ولد مکرم مادھو نائک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 2006، ساکن قادیان (نظامت وقف جدید ارشاد)، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم　　العبد: حاشر احمد　　گواہ: عطاء اللہ لون

مسل نمبر 8669: میں عطاء الحئی طاہر ولد مکرم محمد طاہر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: عطاء الحئی طاہر　　گواہ: محمد کریم الدین شاہد

مسل نمبر 8670: میں اسما بیگم زوجہ مکرم راجہ مومن خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن تولالی ڈاکخانہ کنّالی تحصیل شوراپور ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 ہار، 2 چوڑیاں، 2 کان کے پھول، 1 انگوٹھی (کل وزن 2 تولہ 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راجہ مومن خان　　الامۃ: اسماء بیگم　　گواہ: طارق احمد گلبرگی

کلامُ الامام

”اسلام نے وہ قادر اور ہر ایک عیب سے پاک خدا پیش کیا ہے
جس سے ہم دعائیں مانگ سکتے ہیں اور بڑی بڑی امیدیں پوری کر سکتے ہیں“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 386)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 17-May-2018 Issue. 20

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن جحش، حضرت کعب بن زید حضرت صالح شکران، حضرت مالک بن دخشم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 ؍مئی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں جن صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن جحش ہیں۔ آپ کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ میں پھوپھی تھیں اس طرح آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں جانے سے قبل ہی انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ آپ نے اپنے دونوں بھائیوں حضرت ابواحمد اور عبید اللہ اور اپنی بہنوں حضرت زینب بنت جحش حضرت ام حبیبہ اور حمنہ بنت جحش کے ہمراہ دو دفعہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت عبداللہ بن جحش مدینہ ہجرت سے قبل مکہ آئے اور یہاں سے اپنے قبیلہ بنوغنم میں دو دان کے تمام افراد کو جو دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے تھے ساتھ لے کر مدینہ پہنچے۔ انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے اس طرح مکہ سے خالی کر دیا تھا کہ محلہ کا محلہ بے رونق ہو گیا اور بہت سے مکانات مقفل ہو گئے۔ حضور انور نے فرمایا: یہی حالات آجکل پاکستان میں بھی بعض جگہ احمدیوں کے ساتھ ہیں، بعض گاؤں خالی ہو گئے ہیں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب بنوجحش بن ریاب نے مکہ سے ہجرت کی تو ابوسفیان بن حرب نے ان کے مکان کو عمرو بن علقمہ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب یہ خبر مدینہ میں حضرت عبداللہ بن جحش کو پہنچی تو انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات عرض کی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ خدا اس کے بدلہ میں تجھ کو جنت میں محل عنایت کرے۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ مَیں راضی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پس وہ محل تیرے واسطے ہے۔

حضرت عبداللہ بن جحش کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں وادیٔ نخلہ کی طرف بھیجا جس کا ذکر کتب میں اس طرح ملتا ہے کہ ایک دن جب عشاء کی نماز ادا کر لی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش کو فرمایا کہ صبح کو اپنے ہتھیاروں سے لیس ہو کر آنا تمہیں ایک جگہ بھیجنا ہے۔ چنانچہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش کو اپنے تیر و ترکش نیزہ اور ڈھال کے سمیت اپنے گھر کے دروازے پر انتظار کرتے ہوئے کھڑا پایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کو بلوایا اور انہیں ایک خط لکھنے کا حکم دیا جب وہ خط لکھا گیا تو حضرت عبداللہ بن جحش کو بلا کر اس خط کو ان کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں وفد کا نگران مقرر کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن جحش کو بھیجتے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا لقب امیر المؤمنین رکھا۔ حضرت عبداللہ بن جحش وہ پہلے خوش نصیب صحابی تھے جن کا امیر المؤمنین لقب رکھا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 2 ہجری میں حضرت عبداللہ بن جحش کو بارہ آدمیوں کے ساتھ نخلہ بھجوایا اور انہیں ایک خط دے کر ارشاد فرمایا کہ اسے دو دن کے بعد کھولا جائے حضرت عبداللہ بن جحش نے دو دن کے بعد کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ تم نخلہ میں قیام کرو اور قریش کے حالات کا پتا لگا کر ہمیں اطلاع دو۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس دوران میں قریش کا ایک چھوٹا سا قافلہ جو شام سے تجارت کا مال لے کر واپس آ رہا تھا وہاں سے گزرا۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے ذاتی اجتہاد سے کام لے کر ان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں کفار میں سے ایک شخص عمرو بن الحزرمی مارا گیا اور دو گرفتار ہوئے اور مال غنیمت پر بھی مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ جب انہوں نے مدینہ میں واپس آ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں لڑائی کی اجازت نہیں دی تھی اور مال غنیمت کو بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بخاری کی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ اس وفد کو جس غرض کیلئے روانہ کیا گیا تھا اس میں ان کو پوری کامیابی ہوئی اور انہوں نے قیدیوں کے ذریعہ سے قریش مکہ کے منصوبے اور ان کی نقل و حرکت سے متعلق یقینی اطلاعات حاصل کیں۔ یہ خیال بہت دور کا ہے کہ وہ بھیجے تو گئے تھے قریش مکہ کی جنگی تیاریوں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے لیکن انہوں نے قافلے کے لوٹنے پر قناعت کر کے آنحضرت ﷺ کے پاس واپس ہونے کو کافی سمجھ لیا۔

حضرت عبداللہ بن جحش بڑے پائے کے صحابی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھی تھے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ خدا اور رسول کی محبت نے ان کو تمام دنیا سے بے نیاز کر دیا تھا۔ انہیں اگر کوئی تمنا تھی تو صرف یہ کہ جان عزیز کسی طرح راہ خدا میں نثار ہو جائے۔ چنانچہ ان کی یہ آرزو پوری ہوئی۔ آپ کی شہادت سے قبل دعا کی قبولیت کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ اسحاق بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جحش نے میرے والد یعنی سعد سے غزوہ احد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں چنانچہ دونوں ایک جانب ہو گئے۔ پہلے حضرت سعد نے دعا کی کہ اے اللہ جس وقت میں کل دشمنوں سے ملوں تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے ہو جو حملہ کرنے میں سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو پس میں اس سے لڑوں اور اس کو تیری راہ میں قتل کر دوں اور اس کے ہتھیاروں کو لے لوں۔ اس پر عبداللہ بن جحش نے آمین کہی اس کے بعد حضرت عبداللہ بن جحش نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو حملہ کرنے میں سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو اس سے میں تیری خاطر قتال کروں اور وہ مجھ سے قتال کرے وہ غالب آ کر مجھے قتل کر دے اور مجھ کو پکڑ کر میری ناک کان کاٹ ڈالے۔ پس جس وقت میں تیرے حضور حاضر ہوں تو تُو مجھ سے پوچھے کہ اَے عبداللہ! کس کی راہ میں تیری ناک اور تیرے دونوں کان کاٹے گئے میں عرض کروں کہ تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں۔ جواب میں تُو یہ کہے کہ تُو نے سچ کہا۔ حضرت سعد کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اس لئے کہ اخیر دن مَیں نے ان کی ناک اور دونوں کانوں کو دیکھا کہ ایک دھاگے میں معلق تھے یعنی کٹے ہوئے تھے اور انہیں پرویا ہوا تھا۔

حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ حضرت حمزہ حضرت عبداللہ بن جحش کے خالو تھے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ترکہ کے ولی بنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے کو خیبر میں مال خرید کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن جحش کو صائب الرائے ہونے کی فضیلت بھی حاصل تھی۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا ذکر حضرت کعب بن زید رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپ کا نام کعب بن زید بن قیس بن مالک ہے قبیلہ بنونجار سے آپ کا تعلق تھا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو امیہ بن ربیعہ بن صخر کا تیر لگا تھا۔ آپ بئر معونہ کے اصحاب میں سے ہیں جہاں ان کے سب ساتھی شہید ہو گئے تھے صرف آپ ہی زندہ بچے تھے۔

تیسرا ذکر ہے حضرت صالح شکران کا۔ ان کا نام صالح تھا اور لقب شکران تھا اور اسی سے آپ معروف تھے۔ حضرت صالح شکران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے حبشی نژاد غلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی خدمت گزاری کے لئے پسند فرمایا اور قیمت دے کر خرید لیا۔ غزوہ بدر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد فرما دیا تھا۔ حضرت جعفر بن محمد صادق کہتے ہیں کہ حضرت شکران اصحاب صفہ میں سے تھے۔ حضرت شکران کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل اور تدفین میں بھی شامل تھے۔ غزوہ مریسیع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شکران کو قیدیوں اور اہل مریسیع کے کیمپوں سے ملنے والے مال و متاع اور اسلحہ اور جانوروں وغیرہ پر نگران مقرر فرمایا تھا بڑے قابل اعتماد اور قابل اعتبار تھے۔ ان کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت شکران کے صاحبزادے عبدالرحمن بن شکران کو حضرت ابوموسیٰ اشعری کی طرف روانہ کیا اور لکھا کہ میں تمہاری طرف ایک صالح آدمی عبدالرحمن بن صالح شکران جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے کو بھیج رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کے والد کے مقام کا لحاظ رکھتے ہوئے اس سے سلوک کرنا۔ حضور انور نے فرمایا: یہ وہ مقام تھا جو اسلام نے غلاموں کو بھی دیا کہ نہ صرف غلامی سے آزاد کیا بلکہ ان کی اولادیں بھی قابل احترام ٹھہریں۔ ایک روایت ہے کہ حضرت شکران نے مدینہ میں رہائش اختیار کی تھی اور آپ کا ایک گھر بصرہ میں بھی تھا حضرت عمر کے دور خلافت میں آپ کی وفات ہوئی۔

اگلا ذکر حضرت مالک بن دخشم کا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان بنوغنم بن عوف سے تھا۔ روایت کے مطابق آپ بیعت عقبی میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت مالک بن دخشم غزوہ بدر، احد، خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمرکاب رہے۔

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت مالک بن دخشم کو برا بھلا کہا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تسبو اصحابی کہ تم میرے ساتھیوں کو برا بھلا مت کہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے واپسی پر مدینہ سے تھوڑے فاصلے پر ایک جگہ قیام فرمایا تو آپ کو مسجد ضرار کے بارے میں وحی نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن دخشم اور حضرت معن بن عدی کو بلا بھیجا اور مسجد ضرار کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت مالک بن دخشم اور حضرت معن بن عدی تیزی سے قبیلہ بنو سالم پہنچے جو کہ حضرت مالک بن دخشم کا قبیلہ تھا حضرت مالک بن دخشم نے حضرت معن سے کہا کہ مجھے کچھ مہلت دو یہاں تک کہ میں گھر سے آگ لے آؤں چنانچہ وہ گھر سے کھجور کی سوکھی ٹہنی کو آگ لگا کر لے آئے پھر وہ دونوں مسجد ضرار گئے اور ایک روایت کے مطابق مغرب اور عشاء کے درمیان وہاں پہنچے اور وہاں جا کر اس کو آگ لگا دی اور اس کو زمین بوس کر دیا۔ حضور انور نے فرمایا: جن کے بارے میں بعض لوگ کسی غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ شاید یہ غلط راستہ پر چلے ہوئے ہیں یہاں تک کہ انہیں منافق بھی کہہ دیا لیکن بعد میں یہی لوگ اللہ کے حکم سے منافقین کے مرکز کی تباہی کرنے والے بنے اور اس کو ختم کرنے والے بنے۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی توفیق عطا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں اور کس حد تک ہم ان کو پورا کرنے والے ہیں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad